یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی تجدید کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جملہ واپس ہونگے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے جن مراسلات سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہونگے (۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے +

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن — پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۴۳ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عہ
روساء وجاگیرداران سے "	للعہ
عام خریداران سے " "	عہ
" " ششماہی	عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس	
" ششماہی ۳ شلنگ	

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک وایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۳۳ھ ہجری مطابق ۲۷ اگست ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

روشنی میں اندھیرا (وہابیوں کے عقائد)

مباحثہ جبلپور میں سافر پروڈگری اور صلاح کو صلاح ۴

قادیانی مشن (الی معین مرزا دادا خانک) ۵

جبلپور کے آریہ مناظر کی گرفتاری ۶

فضائل قرآن ۶

آریوں کی صداقت کا نمونہ دا ڈیٹر مسافر آگرہ کو چیلنج ۷

ہذیان بدرسی ۸

زمانہ حال کی تبدیلیاں ۱۰

پرمبور بارکس مدراس میں شرابخانہ ۱۰

عمل الیوم واللیلہ ۱۰

فتاوے ۱۲

متفرقات ۱۳

انتخاب الاخبار ۱۴

اشتہارات ۱۵

۱۶

روشنی میں اندھیرا

وہابیوں کے عقائد

بہت عرصہ سے دستور چلا آیا ہے کہ ہر فریق مخالف فریق کی نسبت غلط الزام اور اتہام لگایا کرتا تھا اُس وقت تو ایک حد تک عذر بھی تھا کہ علم کا چرچا نہ تھا۔ کتابیں اتنی نہ تھیں۔ اخبار نہ تھے اشتہار نہ تھے مگر آج جو یہ سب کچھ ہے ہر فریق اپنے مذہب کی تبلیغ مع اصلی خیالات کے شائع کر رہا ہے۔ اسپر بھی یہ کیفیت ہے کہ اپنے مخالف کی نسبت بہتان لگانے اور غلط افواہیں پھیلانے سے نہیں چوکتے تو کیوں نہ کہا جائے کہ روشنی میں اندھیرا۔ پھر یہ طرفہ اور بھی طرہ ہوجاتا ہے جب ہم اس قسم کے کام اُن لوگوں کے ذریعہ ہوتے دیکھتے ہیں جن کا مسلک ہے کہ مرجع ومرنجان کریعنی صوفیاء کرام بھی اپنے مخالفوں کی نسبت غلط اور بے بنیاد افواہیں اڑاتے بلکہ بناتے ہیں حالانکہ حکم ہے کہ اپنے نفس کے سوا کسی کو اپنا مخالف نہ جانو۔ ان سے مراد ہمارے وہ صوفی ہیں جو حضرت حافظ جماعت علی شاہ صاحب علیپوری (سیالکوٹی) کی جماعت ہیں اس جماعت کا ایک ماہوار رسالہ ہے جسکا نام انوار الصوفیہ اس رسالہ کی غرض وغایت اور موضوع اس کے نام ہی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اُن امور کا ذکر کرنا جو صوفیاء سے تعلق رکھتے ہوں مگر کام جو ہے وہ یہ ہے کہ اُن لوگوں کا ذکر خاصکر اُس فرقہ کا ذکر بھی ہوتا ہے جو اُن کے خیال میں اُن کے سخت ترین مخالف ہیں جن کو یہ لوگ **وہابی** کہا کرتے ہیں۔ اس فرقہ کے عقائد انوار الصوفیہ میں ایک صوفی صاحب حسب ذیل لکھتے ہیں :-

وہابیوں کے عقائد (۱) تمام مخلوق خدا کے آگے (جن میں مومن بھی شامل ہیں) خواہ بڑا ہو خواہ

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں واعظاں خوش بیان کے لئے مفید ہے قیمت للعہ مجلد ... ہر دو جلد (مہتمم)

AsliAhleSunnet.com

چھوٹی ہے چمار سے زیادہ ذلیل ہے۔ (۲) تبارک وتعالیٰ کو جسمانی مکانی اور محدود سمجھنا (۳) باری تعالیٰ کے امکان کذب کے قائل ہونا (۴) باری تعالیٰ کو ہر وقت غیب دان نہ جاننا جب چاہے اپنے اختیار سے کوئی غیب دریافت کرلے (۵) سور کی چربی کے پنیر کھانے کی تہمت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگانا (۶) حضور کی ختم نبوت سے انکار (۷) انبیاء علیہم السلام کا تبلیغ احکام میں بھول جانا (حضور کا علم شیطان کے علم سے کم جاننا (۹) یا رسول اللہ کہنے کو شرک کہنا، یا اس لئے حرف ندا سے کیوں یاد کیا گیا۔ حالانکہ خود تبارک و تعالیٰ نے کئی موقع پر یا ایہا النبی اور یا ایہا الرسول اسی حرف یا سے یاد فرمایا اور خود اُن کی اپنی زبان سے نماز میں التحیات پر ایہا النبی نکلتا ہے تو ایسی حالت میں تو یہ نعوذ باللہ خدا بھی مشرک ہوا اور خود بھی ڈبل مشرک ہوئے (۱۰) غلام محمد وغیرہ ناموں والے حالانکہ ایسے خود بھی ہیں (۱۱) حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی سب کافر مشرک ہیں (۱۲) کسی کے روبرو تعظیماً کھڑے ہونا شرک ہے (۱۳) رسول اکرم مر کر مٹی میں مل گئے (۱۴) مجلس مولود شریف کرنا شرک ہے (۱۵) بیعت کرنا حرام اور شرک ہے (۱۶) مکہ مکرمہ اور مدینہ سے دیوبند کو افضل سمجھنا (۱۷) علم فقہ اور اصول کو بدعت اور گمراہی کہنا (۱۸) مکہ معظمہ میں چار مصلے گمراہی سمجھنا (۱۹) بعو[illegible] آگے رکھکر بسم اللہ کہنا کفر ہے (بابت اگست ۳۵ء)

اہلحدیث وہابی کا لفظ دو فرقوں پر مخالف بولتے ہیں۔ ایک تو غیر مقلدین (اہلحدیث) پر۔ دوم اُن حنفی علماء پر جو سوائے تقلید اماماں کے دیگر رسومات شرکیہ بدعیہ وغیرہ کے قائل نہیں جن کو بالفاظ دیگر **دیوبندی** کہا جاتا ہے۔ لیکن وہابی درحقیقت ایک بہت بڑے فرقہ کا نام ہے جو سب دنیا میں کم و بیش پایا جاتا ہے جس کا عنوان یہ ہے ؎
وہابی کا معنی ہے رحمانی اللہ والا سمجھتا کچھ اور شیطان والا

مگر چونکہ پنجاب میں **وہابی** کی اصطلاح خاص فرقہ غیر مقلدین اہل حدیث کے لئے ہے اس لئے ہم اس الزام کا جواب دینا اپنا فرض جانتے ہیں۔

(۱) اول بالکل جھوٹ اور محض افترا۔ اہلحدیث کی کسی کتاب میں یہ اعتقاد دکھا دیا جائے جو صوفی صاحب نے لکھا ہے تو مبلغ عہ روپیہ انعام لیں۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ یہ اعتقاد کہ "تمام مخلوق خدا کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے" رکھنے والا کافر ہے۔ مولانا اسماعیل شہید قدس اللہ سرہ العزیز کی عبارت مندرجہ تقویت الایمان سے ہم بے خبر نہیں۔ معترض جب اُس کو اصل شکل میں دیکھیگا تو اُسے پیش کرنے کی جرأت نہ ہوگی۔

(۲) بالکل جھوٹ محض بہتان۔ اہل حدیث ایسے اعتقاد رکھنے والے کو کافر جانتے ہیں۔

(۳) امکان کذب باری کے مسئلہ کے مشہور حامی دیوبندی علماء ہیں جو پکے حنفی ہیں۔ اہلحدیث بھی اُن سے اس امر میں اعتقاداً متفق تو ہیں مگر اُن کی طرف سے اس مسئلہ میں کوئی تحریر شائع نہیں ہوئی اس لئے ہم اس مسئلہ کے متعلق مختصر سی تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے امکان کذب باری کے معنے سمجھنے چاہئیں [illegible] کذب کے معنے جھوٹ۔ باری کے معنے خدا تعالیٰ امکان کے معنے ہو سکنا۔ مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بولنے پر بحیثیت ذات قادر ہے یا نہیں۔ اس میں تو سب کا اتفاق ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹ نہیں بولتا نہ بولیگا۔ جو اُس کے جھوٹ کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے۔ مگر سوال غور طلب یہ ہے کہ اُس کی قدرت کے ماتحت ہے یا نہیں؟ ہم اس کے متعلق ایک حوالہ پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دے رکھی ہے۔ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ (میں مشرکوں کو نہیں بخشونگا) حضرت عیسے علیہ السلام کی بابت قرآن مجید میں ذکر ہے خدا تعالیٰ کی طرف سے اُن کو کہا جائیگا تو نے لوگوں کو کہا تھا مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو وہ جواب میں اپنا عذر کر کے یہ بھی عرض کرینگے

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ

اے خدا اگر تو ان مشرکوں کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشدے تو تو بڑا غالب حکمت والا ہیں۔

یہ آیت قائلین امکان کذب کی دلیل ہے وہ کہتے ہیں حضرت عیسے نے اس آیت میں مخفی طور پر اپنی مشرک امت کی سفارش کی ہے۔ پیغمبر ایسا کوئی سوال نہیں کر سکتے جو محال ہو۔ معلوم ہوا کہ مشرکوں کی بخشش ممکن بھی اسی لئے حضرت عیسے نے مخفی سفارش کی اور سفارش کرتے ہوئے خدا کی صفت عزیز اور حکیم کو پیش کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امکان کذب صفت عزیز کے ماتحت ہے۔ یہ تو ہم کہہ آئے ہیں کہ خدا کی نسبت یہ خیال کرنا کہ وہ جھوٹ بولتا ہے یا بولے گا بے لاگ کفر ہے۔ ہاں اُس کی قدرت کے ماتحت ماننا عین ایمان ہے۔

اس کی دوسری واضح مثال یہ بھی چاہئے خدا کا وعدہ اور خبر ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء علیہم السلام ہیں یعنی آں حضرت کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ یہ ایک وعدہ اور خبر ہے مگر کیا اُس کی قدرت میں یا نہیں کہ وہ آں حضرت کے بعد بھی کوئی نبی پیدا کر دے؟ بیشک ہے کیونکہ پہلے بھی اُسی نے نبی پیدا کئے اس لئے اب بھی پیدا کرنا اُس کی قدرت میں ہے مگر چونکہ وعدہ ہے اس لئے کریگا نہیں۔

اس مسئلہ میں فریقین کے بہت سے رسائل تصنیف ہیں۔ ہم نے جہاں تک دیکھے ہیں ہم اپنے علم سے کہہ سکتے ہیں کہ مانعین کوئی دلیل ایسی پیش نہیں کر سکے جس سے یہ ثابت ہو کہ کذب باری قدرت باری کے ماتحت نہیں۔ مولانا شہید نے اس کی بابت ایک مختصر سا فقرہ چلتے چلتے لکھدیا اُسی پر ساری بحث چلی ہے ورنہ متقدمین کی تصنیفات میں بھی بہت جگہ یہ ذکر آتا ہے لیکن بحث و مباحثہ نہیں۔

(۴) باری تعالیٰ ہر وقت غیب دان ہے۔ جو ایسا سمجھے

؎ یہ لفظ منقول عنہ میں اسی طرح ہے (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

جو معترض صوفی صاحب نے لکھا ہے وہ اہلحدیث کے نزدیک کافر بلکہ اکفر ہے۔ معلوم نہیں ایسے بہتان معترض نے کہاں سے سنے ہیں۔

(۵) محض جھوٹ بالکل افترا۔

(۶) محض کذب بالکل جھوٹ۔

(۷) محض جھوٹ۔ بالکل افترا۔ قرآن مجید میں جھوٹ کی سزا جو آئی ہے چونکہ وہ ہمارے بڑھنے یا ظاہر کرنے پر موقوف نہیں بلکہ ہر حال میں وہ سزا سزا ہے اس لئے ہم اُن کا ذکر نہیں کرتے۔ ورنہ مناسب موقع تھا کہ ہم بھی اوچھے لوگوں کی طرح کہدیتے۔

لَعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ

(۸) صوفی صاحب نمبروں کے شوق میں آٹھواں نمبر کھا کر نواں لکھ گئے۔

(۹) یا رسول اللہ کہنے کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ منادی کو حاضر و ناظر اور مخاطب جانے حالانکہ وہ حاضر نہیں ان معنے سے تو یا رسول اللہ کہنا اہلحدیث کیا سب محقق حنفی بھی شرک جانتے ہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بغیر نیت حضور کے شوقیہ یا بطور نقل کلام کے کہا جائے اس صورت میں یہ شرک نہیں۔ التحیات میں یہی صورت ہے گو اکثر اہلحدیث بحکم روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مندرجہ صحیح بخاری السلام علی النبی ورحمۃ اللہ پڑھتے ہیں علیک ایہا النبی نہیں پڑھتے مگر بہ نیت عدم حضور جائز جانتے ہیں۔ معترض کی خوش قسمتی کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا یَا اَیُّہَا الرَّسُوْلُ۔ یہ نہیں بتلایا کہ زندگی میں کہا یا بعد انتقال کہا۔ زندگی میں تو حضور کے سامنے صحابہ کرام بھی "یا رسول اللہ" کہکر پکارا کرتے تھے۔ علاوہ اسکے اللہ تعالیٰ سے کون چیز غائب ہے؟ سب تو اُس کے سامنے ہیں۔ پھر اُس پر فتوے کیا؟ یہ ہے ہمارے معترضین کی سمجھ اور یہ ہے اُن کے اعتراضات کی کل حقیقت؟

(۱۰) وہابی تو غلام محمد وغیرہ ناموں سے منع کریں یا نہ کریں البتہ استاذ الہند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم اپنے فارسی ترجمہ قرآن کے حاشیہ پر لکھتے ہیں ؎

ازیں جا دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلان و عبد فلان نام مے نہند (پارہ ۹ ع حاشیہ)

صوفی صافی صاحب کی وسعت معلومات کا ثبوت ہے کہ آپ جانتے نہیں کہ میں اعتراض کس پر کرتا ہوں آپ کو ایک وہابی کا لفظ منہ پر چڑھ رہا ہے غنیمت ہے۔

(۱۱) حنفی شافعی وغیرہ کو محض بحیثیت حنفی۔ شافعی ہونے کے مشرک نہیں کہتے بلکہ اُن کے شرک کی وجوہات اُن کی پیر پرستی۔ قبر پرستی۔ تعزیہ پرستی وغیرہ ہے۔

(۱۲) تعظیماً کھڑا ہونا شرک کسی نے نہیں کہا۔ البتہ اُس تعظیم سے کھڑا ہونا جو آج کل کے مرید پیروں کی کرتے ہیں کسی نے شرک کہا ہو تو اور بات ہے۔ بہرحال اس کا بھی ثبوت نہیں۔

(۱۳) وہابیوں (اہلحدیثوں) کا تو مذہب ہی یہ ہے کہ ؎

آنچہ نہ قال ست ونہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

حدیث شریف میں آیا ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (مشکوٰۃ) انبیاء کے جسموں کا کھانا خدا نے زمین پر حرام کیا ہے۔ جب یہ حدیث کا مضمون ہے تو کوئی اہلحدیث یہ کیونکر کہہ سکتا ہے جو آپ نے اُن کے ذمہ لگایا ہے کہ رسول اکرم مر کر مٹی ہو گئے۔ محض بہتان۔

(۱۴) مجلس مولود میں اگر یہ نیت ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو بے شک شرک ہے مگر اس کو شرک کہنے والے زیادہ تر حنفی بزرگ ہیں۔ دیوبندیوں سے پوچھو۔

(۱۵) بیعت کو حرام و شرک مطلقاً نہیں کہتے بلکہ اُس بیعت کو کہتے ہیں جس کی وجہ سے پیر اپنے مریدوں سے شرک کفر اور تصور شیخ وغیرہ کرا لیتے ہیں ورنہ محض کسی صالح متبع سنت سے بیعت کرنے کو شرک نہ کفر کوئی نہیں کہتا۔ سچے ہو تو دکھاؤ۔

(۱۶) مکہ مدینہ دیوبند سے [illegible] ہے۔ جس مردود نے یہ کہا ہو اس کی تحریر پیش کیجئے علاوہ اس کے دیوبند سے وہابی (اہلحدیث) کو اتنی خلاص مندی کہاں۔ دیوبند میں تو سب لوگ حنفی ہیں پھر وہابی (اہلحدیث) اس کو مکہ اور مدینہ سے کیوں افضل کہنے لگے؟ تف ہے جھوٹ پر!

(۱۷) یہ بھی غلط اور بہتان۔ اس کے غلط ہونے پر ہمارا رسالہ الاجتہاد والتقلید اور علم الفقہ کافی ثبوت ہے۔ اہلحدیث البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جو مسئلہ فقہ کا اور جو قاعدہ اصول فقہ کا قرآن و حدیث کے مخالف ہے وہ صحیح نہیں۔ یہ ایک ایسا اصول ہے کہ خود فقہاء اور اصولی بھی اُس کے قائل ہیں۔

(۱۸) یہ چونکہ ان مسئلوں سے امت محمدیہ میں تفرق اتصال پیدا ہو گیا ہے۔ ایک فریق نماز با جماعت پڑھتا ہے تو دوسرا بیٹھا رہتا ہے اس لئے زمانہ سلف میں بھی بہت سے علماء ان کو ناپسند کرتے تھے (ردالمحتار شامی ملاحظہ ہو) خدا رحم کرے اُس شخص پر جو اس تفریق کے مٹانے میں سعی کرے تاکہ کعبہ شریف کی شکل اُس اصلی حالت پر آجاوے جو زمانہ نبوت و خلافت میں تھی۔

(۱۹) کیسا سفید جھوٹ بلکہ بہتان ہے۔ صوفی صاحب سنئے!

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا

(جو لوگ بغیر کسی گناہ کے مسلمانوں کو تکلیف دیتے ہیں وہ بڑا بہتان اور صریح گناہ اٹھاتے ہیں)

ناظرین! یہ ہیں ہمارے صوفی صافی جن کا مذہب ہے "رنج و مرنجان" یہ دعوے اور یہ عمل جس میں ساری خرابی کی جڑ ہے جہالت۔ چونکہ یہ لوگ اہلحدیث یا بالفاظ دیگر وہابیوں کے مذہب سے واقف نہیں اس لئے سُنا سنایا سب کچھ کہہ گزرتے ہیں۔ اللہ کا ڈر نہیں رسول سے شرم نہیں۔ اگر ہو تو ایسے بہتانات کیوں لگاویں۔ اہل حدیث اس قسم کے بہتانات سُن کر خوش ہوتے ہیں اور زبان حال سے کہتے ہیں ؎

AsliAhleSunnet.com

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

مباحثہ جبل پور میں

مسافر پر ڈگری اور صلاح کو صلاح

ناظرین خوب جانتے ہیں کہ جب سے مباحثہ جبلپور میں ہوا۔ اہلحدیث میں اس کے متعلق مضامین کا سلسلہ شروع ہو گیا مگر ہم نے ایک آسان تجویز فیصلہ کی بتلائی تھی کہ مسافر آگرہ جو آریہ سماج کی فتح فتح کہتا ہے جب تقریر میں اُس کی فتح ہوئی ہے تو تحریر میں کیوں نہ ہوگی اس لئے جس طرح ہمنے ارادہ کر لیا ہے کہ اس قسم کا طویل مباحثہ بغیر تحریر کے ہم نہ کرینگے۔ مسافر بھی اعلان کر دے کہ ہم بھی تحریری مباحثہ ہی کیا کرینگے (دیکھو اہلحدیث مورخہ ۳ جولائی) اس کے متعلق آج کئی ہفتے ہو گئے۔ ایک دفعہ یاددہانی بھی کی گئی مگر مسافر کو ایسا سانپ سونگھ گیا کہ وہ بولتا ہی نہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے۔ کہ مسافر تحریر میں اپنی فتح نہیں جانتا کیونکہ تقریری مباحثہ کو گھر جا کر مطلب کا بنا اور بگاڑ لینا تو ادنیٰ ایماندار کا کام ہے۔ چنانچہ مسافر نے مباحثہ جبلپور کے نام سے جو رسالہ شائع کیا ہے ہمیں دیکھکر حیرت ہوتی ہے کہ یا اللہ مذہب کا نام لیکر مذہبی آدمی مذہبی مباحثات میں ایسے صریح جھوٹ سے کام لیں تو اوروں کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔ اپنی تقریر تو دو اڑھائی ورقوں میں اور میری تقریر آدھے صفحے سے بھی کم حالانکہ وقت برابر۔ زبان بھی دونوں کی ایک ایک۔ عذر یہ لکھدیا کہ چونکہ مولوی صاحب نہ کوئی اعتراض کرتے تھے نہ جواب دیتے تھے بلکہ چند اشعار اسلام کی تعریف کے بول کر فوراً بیٹھ جاتے تھے؛ یہ ہے وہ دروغ باقی جس کی گنجائش کے لئے تحریری مباحثہ سے انکار اور جی چرایا جاتا ہے

اصلاح (شیعہ) کا قابل ایڈیٹر بھی مباحثہ جبلپور کے ذکر میں تقریری مباحثہ کو ناپسند کرتا ہے بلکہ جو لوگ (مسافر جیسے) تحریر سے انکار کرتے ہیں اُن کو دوکاندار جعلساز جانتا ہے چنانچہ اُس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

جو لوگ سنی شیعوں سے **زبانی** (تقریری) مناظرہ کی خواہش کرتے ہیں اُن کی بھی اصلی نیت یہی ہوتی ہے کہ اپنے اخبار و رسالہ چلانے کا ایک عنوان نکل آئے۔ کیونکہ ہر شخص مجمع عام میں شریک ہوگا نہیں اور جو شریک ہوگا وہ ہر جگہ بیان کرنے نجائیگا لہٰذا ہم جو کچھ لکھیں گے وہی قبول ہوگا؛

(اصلاح بابت رمضان ص)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ ایڈیٹر صاحب اصلاح کے نزدیک جو لوگ تحریری مباحثہ نہیں چاہتے اُن کی نیت بد ہوتی ہے اُن کی شائع کردہ تحریر کا کچھ اعتبار نہیں وہ مصنوعی تحریریں بنا بنا کر شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی حال مسافر کا ہے کہ جو کچھ اُس نے رسالہ کی صورت میں لکھا ہے محض بناوٹ ہے۔ ہم حیران ہیں کہ مذہب کی آڑ میں مذہبی کام کرنے والے اتنا جھوٹ بولیں تو دوسرے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔

ایڈیٹر اصلاح نے اصولی طور سے مسافر کو جھوٹا قرار دیا مگر مسافر کی خوش فہمی دیکھئے کہ صلاح کی تحریر کو بے سمجھی سے اپنے حق میں فیصلہ سمجھکر نقل کرتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ صلاح نے تو صاف الفاظ میں مجھے جعلساز بنایا کیونکہ میں نے تحریر سے نہ صرف انکار کیا بلکہ تحریر کی تجویز کو نہایت حقارت سے رد کیا؛ چنانچہ مسافر کے اپنے الفاظ یہ ہیں:۔

اس کے بعد مسلمانوں کے قائم مقاموں نے یہ تجویز پیش کی کہ مباحثہ تحریری ہو۔ اس **نامعقول تجویز** کے جواب میں آریہ سماج کی طرف سے کہا گیا کہ اگر تحریری ہی مباحثہ کرنا تھا تو مناظرین یہ کام تو اپنے اپنے گھر بیٹھے بھی کر سکتے تھے پھر یہاں آنے اور ہزاروں آدمیوں کو شریک مباحثہ ہونے کی دعوت دینے سے کیا مطلب۔ غرضیکہ مسلمانوں کی یہ تجویز باوجود اُن کے سخت اصرار کے بھی گر گئی۔ (مسافر ۱۱ جون ص)

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ آریہ سماج کے قائم مقام یعنی مسافر کا سٹاف دل میں وہی بدنیتی لیکر جبل پور میں گیا تھا جس کی بُرائی کا اظہار ایڈیٹر صاحب اصلاح نے کیا ہے جس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ مسافر پر ہماری ڈگری ہے اور اُس کے بیان خواہ بذریعہ اخبار ہوں یا بذریعہ رسالہ ہرگز قابل اعتبار نہیں (بوقت ضرورت اس کے متعلق ہم مفصل بھی لکھیں گے)

ہاں ایڈیٹر اصلاح نے ہمکو یہ الزام دیا ہے کہ ہم نے حدیث کا انکار کیا۔ ہمارا خیال ہے آپ نے ۲۔ اور ۹ جولائی وغیرہ کے اہلحدیث کے پرچے نہیں دیکھے جنمیں اس کا مفصل جواب دیا گیا ہے کہ حدیث سے میں نے انکار نہیں کیا بلکہ فریق ثانی کیطرف سے ایسے واقعات پیش آئے تھے کہ مسلمان مجبور حدیث چھوڑنے پر مجبور کئے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے اس تجویز کے مجوز وہی صاحب تھے جو آج مسافر کے حامی اور ہوا خواہ بنے ہوئے ہیں۔ یعنی مولوی **ابورحمت** میرٹھی؛ اس بھلے آدمی نے اِدھر تو انکار حدیث پر زور دیا اُدھر میری مخالفت کی وجہ ہی یہ بتائی کہ میں نے اسکی تجویز (انکارِ حدیث) کو نہیں مانا۔ اس لئے مسلمانوں کو شکست ہوئی؛ دانا ان واقعات سے سمجھ سکتے ہیں کہ اس مباحثہ میں میری پوزیشن کیسی نازک تھی کہ بیرونی دشمنوں کے علاوہ اندرونی مخالف بھی گھات میں بیٹھے تھے۔ کوئی تجویز پیش کرتے تھے تو بدنیتی سے۔ شریک جلسہ ہوتے تھے تو بدنیتی سے تاکہ اپنا رنج نکالنے کا موقع پائیں۔

جبل پور میں ڈاکٹر جہانگیر خان صاحب کی مسجد میں بیٹھکر چند آدمیوں کے سامنے مولوی ابورحمت نے یہ تجویز پیش کی کہ حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن پر بحث ہونی چاہئے۔ میں نے اس تجویز کا بڑی سختی سے انکار کیا۔ میں نے کہا ایک تو یہ کہ مسلمانوں کو کیا جواب دوگے جو کہیں گے کہ

ل ایڈیٹر پرکاش اس کو غور سے پڑھیں (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ہمارے مولویوں نے حدیث کو ترک کر دیا۔ دوم ہم انکو کیا جواب دو گے جب ہمارا مذہب ہے کہ حدیث قرآن کی طرح واجب العمل ہے۔ مگر مولوی ابورحمت اسی پر مصر رہے کہ حدیث کو زیر بحث نہیں لینا چاہیے۔ اس واقع کی شہادت وہ لوگ دے سکتے ہیں جو اس مجلس میں شریک تھے ان کی شہادت کے علاوہ مولوی ابورحمت کی دستخطی تحریر ہمارے پاس موجود ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ میں نے یہ تجویزیں پیش کیں جن میں یہ بھی ہے کہ حدیث پیش ہو۔ مولوی ثناء اللہ نے ان سب تجویزوں کو نامنظور کر دیا۔ اصلاح میں کسی مجہول راوی کا ایک مراسلہ چھپا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے آریوں کے سوالات کے جواب نہیں دیے۔ ایڈیٹر صلاح کو خوب معلوم ہے کہ محدثین ایسے مجہول راویوں کی روایت قبول نہیں کیا کرتے جب تک وہ معلوم کے درجہ میں آکر ہست باز ثابت نہ ہوں۔ اگر اس مجہول راوی میں یہی کمال ہے کہ وہ امامی (شیعہ) ہے تو میں آپ کو تکلیف دیتا ہوں کہ گزشتہ اہلحدیث میں ایک معتبر شیعہ کا مراسلہ ملاحظہ کر کے ایسے مجہول الحال اور بے سمجھ راویوں کی باتوں پر کان نہ لگاویں۔

ایڈیٹر اصلاح کو ایک صلاح آپ نے جو نہایت قابلیت کے ساتھ اصولاً فیصلہ کیا تھا کہ جو شخص تحریر سے انکار کرتا ہے وہی جعلساز۔ مکار اور دروغ گوئی کی نیت رکھتا ہے۔ اس معقول فیصلہ کو مسافر کے متعصب ایڈیٹر نے نہیں سمجھا بلکہ وہ آپ کی تحریر کو اپنے حق میں جان کر جامے میں پھولے نہیں سماتا۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ اس اصول کے لحاظ سے مسافر کے تحریر سے انکار کو ملحوظ رکھکر اپنا مافی الضمیر صاف صاف لکھیں ورنہ سمجھا جائیگا کہ آپ کو اپنے اختلافات حق گوئی سے مانع ہیں جو ایک دیانتدار کی شان سے بعید ہے۔

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آساں کن

قادیانی مشن

انی مھین من اراد اھانتک

جبل پور کے مباحثہ میں مسافر کے سٹاف نے جو ذلت اٹھائی اور شکست کھائی اس کا دفعیہ اس نے تو یوں سوچا کہ مسلمانوں کی شکست کی شہرت کی جائے اسی ذیل میں اس نے ہمارے پرانے دلی مہربان ابورحمت میرٹھی کو بھی گانٹھ کر اس کی حاسدانہ شہادت شائع کی جس کا ذکر گزشتہ پرچہ میں ہو چکا ہے۔

خیر یہ تو جو ہوا سو ہوا۔ مگر قادیان کے اخبار الفضل نے اس سے بھی عجیب ترباتیں کہی اس نے آریہ اور نیم آریہ کی شہادت پر مسلمانوں کی خصوصاً میری شکست کا فیصلہ کر دیا۔ خیر یہ بھی اس سے بعید نہ تھا جو چاہتا کرتا مگر معنوی وجہ اس فیصلہ کی جو بیان کی ہے وہ قابل ذکر ہے۔ لکھتا ہے:۔

"خدا تعالیٰ کا اپنے برگزیدہ مسیح موعود (مرزا) کی نسبت الہام ہے انی مھین من اراد اھانتک میں اُسے ذلیل اور رسوا کرونگا جو تیری رسوائی کا ارادہ بھی کریگا۔ جب خدا تعالیٰ مسیح موعود کی اہانت کا ارادہ کرنے والے کی نسبت یہ فرماتا ہے تو ثناء اللہ جو اس فعل قبیح کا ایکبار نہیں کئی بار مرتکب ہو چکا ہے بھلا کسی مقابلہ میں کامیابی کا کہاں منہ دیکھ سکتا ہے۔ پس مولوی صاحب کی ناکامی کی یہی وجہ ہے"

(الفضل ۱۲-اگست ص۳)

اہلحدیث اس اقتباس سے ان لوگوں کی اندرونی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ ثناء اللہ تو مباحثہ میں اس لئے ناکام رہا کہ اُس نے مرزا صاحب کی کئی دفعہ اہانت کی مگر آریہ کیوں کامیاب ہوئے کیا وہ مرزا صاحب کی اہانت کی بجائے اعانت کرتے تھے؟ بھلے آدمی! اگر یہ الہام اپنے اندر کچھ صداقت رکھتا۔ اور تمہیں بھی اس الہام پر دلی ایمان ہوتا تو آریوں اور نیم آریوں کی روایت کی تکذیب کر کے یہی لکھتے کہ آریہ مناظر ذلیل ہوئے کیونکہ مرزا صاحب کی اہانت کرنے میں آریہ سب سے آگے بڑھے ہوئے ہیں افسوس ہے ایسی صداقت پر اور حیف ہے ایسی دیانت پر!

اور سنئے:۔ اس الہام میں جو من اراد اھانتک ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام دشمن کی ذلت کا تو ہے مگر اس وقت جب وہ مرزا کی اہانت کا اہتمام کر رہا ہو اس کام میں خدا اس کی اہانت کریگا بہت خوب۔ تبلائیے رامپور کے مباحثہ میں مرزا صاحب کی اہانت کا قصد تھا یا جبل پور میں؟ کچھ شک نہیں کہ جبل پور میں تو ایک ایسا کام تھا جو مرزا صاحب کے عین منشاء کے مطابق ہو یعنی آریوں سے بحث۔ مگر رامپور میں خاص مرزا صاحب کے متعلق مباحثہ تھا انہی کی ذات خاص گویا بحث کا موضوع تھی۔ انہی کی تنقیح تھی انہی کی تنقید۔ اسی لئے تو اثناء بحث میں قادیانی وکلاء نے کئی دفعہ حضور نواب صاحب رامپور کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے پیشوا کی نسبت ناجائز الفاظ بولے جاتے ہیں۔ جس کا جواب دیا جاتا تھا کہ اصل میں مرزا صاحب ہی کی ذات موضوع بحث ہے اس لئے ان کا ذکر آنا ضروری ہے۔ غرض ہر طرح اور ہر لفظ سے مرزا کی تکذیب اور اہانت منظور تھی۔ پھر وہاں کیا ہوا تھا؟ کون بے اطلاع بھاگا تھا اور کون باعزاز و اکرام مع سرکاری سرٹیفکیٹ فتح و نصرت کے ساتھ آیا تھا؟ اس کا جواب اپنے ممبران سے پوچھو جو شریک جلسہ رامپور تھے۔ جو وہاں سے نکلتے ہوئے رامپور کو مخاطب کرتے یہ کہتے ہوئے نکلے تھے۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

کیا اُس وقت مرزا صاحب کا الہام منسوخ ہو گیا تھا یا آپ کسی محمدی مسلمان نے دعا کی پھونک دیا تھا؟

اچھا ... جانے دیجئے ... جو مباحثہ ہوا تھا جس میں ... خاص تھا اُس ...

AsliAhleSunnet.com

کون فریق مرزا کی اہانت پر اور کون اعانت پر؟ پھر وہاں کیا ہوا۔ اظہار کی حاجت نہیں۔ ضرورت ہو تو منشی قاسم علی مقیم قادیان سے پوچھ لو کہ اعانت کنندوں کی عزت ہوئی تھی یا اہانت کرنے والوں کی ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

ہاں یہ خوب کہا

اب اسلام کی فتح و نصرت حضرت مسیح موعود (مرزا) کے قبول کرنے والوں کے سوا کسی کے لئے نہیں رکھی۔

بہت خوب۔ تو آپ ہی آئے اپنی مسیحیت کا فیصلہ کر لیجئے مگر کیا آپ کرینگے؟

اس کا جواب آئندہ زمانہ دیگا!

ایڈیٹر صاحب الفضل کو ہم قرآن مجید کا ایک اخلاقی حکم سناتے ہیں غور سے سنیں۔
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا

جبلپور کے آریہ مناظر کی گرفتاری

جبلپور میں جو نوجوان آریہ دو روز مناظر رہا۔ وہ پورا پنڈت لیکھرام اور پنڈت بھوجدت کا نمونہ تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ مسلمان سے آریہ بنا ہوا ہے ہمیں اس کا کوئی علم نہیں کون تھا اور کون ہے مگر اس کی تیز زبانی اور بدلگامی سے ہمیں خطرہ تھا کہ اپنے کئے کی سزا ضرور پاویگا۔ چنانچہ ہم نے پنڈت مراری لعل جی اور بابو رامچند کو جب وہ ہم سے ڈیرہ پر ملنے کو آئے۔ یہ کہدیا کہ آپ جانتے ہیں جھوٹ بولنے کی سزا خدا کے ہاں ضرور مقرر ہے۔ آریہ مناظر کا یہ کہنا کہ میں محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) سے عربی اچھی جانتا ہوں جھوٹ ہے یا نہیں؟ پنڈت جی نے نہایت صفائی سے کہا حضرت محمد صاحب کی اعلے عربی کی شہادت تو خود قرآن موجود ہے پھر اُن کی برابری یا برتری کا [illegible] کیونکر صحیح ہو سکتا ہے

میں نے کہا اگر کوئی مسلمان اس کہنے پر آریہ مناظر کو ایک دو طمانچے رسید کر دیتا تو کچھ نہ تھے جتنی کہ خدا کے ہاں اس جھوٹ کی سزا ملیگی۔ کیونکہ قطع نظر اس بے ادبی کے جو بلحاظ مسلمانی مذہب کے اس نے کی ہے بلحاظ واقع کے اُسکے جھوٹ ہونے سے کسی کو انکار نہیں اس لئے اس کی سزا ضرور اس کو بھگتنی ہوگی۔

خیر۔ یہ گفتگو بطور خود تھی مگر ہمیں اس کا سان گمان بھی نہ تھا کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔

آگرہ پہنچتے ہی چند دنوں بعد بمقام کو نچ آریہ مناظر توہین مذہبی میں زیر دفعہ ۱۵۳ گرفتار کیا گیا۔ ہمیں اس نوجوان کے حال پر رحم آتا ہے اور ہم کو اس کی تکلیف میں ہمدردی ہے۔ ہمارا رنج اگر ہے تو اس پر نہیں بلکہ استادوں اور صحبتوں پر ہے جنہوں نے اس کو ایسی تعلیم دے رکھی ہے باوجود اس کے ہم اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات سے توقع رکھتے ہیں جس نے بڑے بڑے دل آزاروں کو دھرمپال سے غازی محمود بنا دیا اُس کی قدرت میں ہے کہ اس لڑکے کو بھی ہدایت نصیب کرے۔ اس لئے ہم دعا کرتے ہیں خدا اس کو ہدایت کرے اور اس کے ساتھ ہی دنیاوی اور اُخروی مصیبت سے اس کو نجات دے (آمین) سچ ہے ؎

تو مشو مغرور از حلم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

فغان قرآن

(از صوفی)

مجھے اس حقیقت کی یارب خبر ہے
کہ دُنیا میں عزت مری کس قدر ہے
زمانہ میں میرا کہاں تک اثر ہے
میں کس کس زباں پر ہوں کس دلمیں گھر ہے
لیا جھک کے کس فرق نے تاج مجھ سے
ملی کس قدم کو ہے معراج مجھ سے

غرض مجھ پہ لائے ہیں ایمان لاکھوں
ہوئے میرے باعث مسلمان لاکھوں
بشر ہو گئے مجھ پہ قربان لاکھوں
فدا کر گئے مجھ پہ ارمان لاکھوں
ہے سودا مرا ہر مسلماں کے سر میں
مرا نور ہے اہل ایماں کے گھر میں

زمیں جب جہالت سے گہنا رہی تھی
سعادت کی مشعل بجھی جا رہی تھی
بشر کو وہی قوت اکسا رہی تھی
شقاوت کی جو آگ بھڑکا رہی تھی
میں اُس وقت نازل ہوا آسماں سے
سُنایا ترا حکم تیری زباں سے

غرض میں نے کوہ و بیاباں میں جاکر
بیستاں میں دریا میں گلستاں میں جاکر
عرب میں عجم میں خراساں میں جاکر
سمرقند و ایران و توراں میں جاکر
شریکانِ باطل کی کثرت مٹا دی
دکھائی انھیں تیری شانِ خدائی

حسد سے ہوا قوم کا پاک سینہ
رہا نام کو بھی نہ بغض اور کینہ
مجھے بامِ جنت کا سمجھے وہ زینہ
ہوئی لوحِ محفوظ اس کا سفینہ
لیا مجھ سے فتوے ہر اک مسئلے میں
مری رائے مانی ہر اک مرحلے میں

اطاعت سے ایسا شرف سب نے پایا
کہ فخر ہما ہو گیا اُن کا سایا
زمیں کا ہوا وہ بلند آن سے پایا
کہ گردوں نے تسلیم کو سر جھکایا
ہوا خاتم الانبیاء کا یہ احسان
کہ جو چیونٹی تھے بنے وہ سلیمان

مری رائے پر بسکہ سب کا عمل تھا
شریعت میں رخنہ نہ دیں میں خلل تھا
نہ آپس میں جھگڑا نہ جنگ و جدل تھا
اخوت میں اسلام ضرب المثل تھا
مُسلمان دنیا میں فخر الامم تھے

AsliAhleSunnet.com

تجمل میں دارا تو شوکت میں جم تھے
مگر جو سبق میں نے اُن کو سکھائے
اُنہوں نے بہت جلد دل سے بھلائے
مرے ولولے خاک میں سب ملائے
مرے حوصلے پورے ہونے نہ پائے
صد افسوس امت نے مجھکو بھلایا
مجھے حرفِ باطل کی صورت مٹایا
میں جھگڑوں میں ہوں اب اُٹھانے کے قابل
قسم ہر عدالت میں کھانے کے قابل
عدو کو ہرانے جتلانے کے قابل
غلافِ مکلف چڑھانے کے قابل
سرِ چشم پر سب کے ہاں میری جا ہے
سوا اس کے عزت مری اور کیا ہے
مسلمان لکھکر مجھے آبِ زر سے
کتبخانوں میں رکھتے ہیں لاکے گھر سے
مجھے خوب بھرتے ہیں زیر و زبر سے
کُلاتے ہیں جنّوں کو میرے اثر سے
گلے میں مری ڈالتے ہیں حمائل
مجھے پڑھ کے بن جاتے ہیں خُبط کے عامل
دلوں میں کچھ اب میری وقعت نہیں ہے
وہ قرأت نہیں وہ سماعت نہیں ہے
مری اب وہ پہلی سی عزت نہیں ہے
وہ اگلی سی مجھ سے ارادت نہیں ہے
بنایا تھا جس دل میں اللہ نے گھر
ہوا ہے وہ افسوس بتخانۂ آزر
پریشاں ہوئے میرے اوراقِ دفتر
ہوئے ضائع یونہی یہ نایاب گوہر
مسلمانی ٹھہری ہے اب اس پہ آخر
کہ منکر ہوں تعلیم سے میری یکسر
خدا سے نہ اُس کے پیمبر سے اُلفت
نہ آپس میں اک دوسرے سے مروت
ہوئی شرق اور غرب کی جنگ جب سے
مسبب جدا ہو گیا ہے سبب سے
وہ سورج جو پیدا ہوا تھا عرب سے
پڑی ماند اُس کی شعاعیں ہیں کب سے

مسلمان باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی
مگر میں وہی آج بھی ہوں جو کل تھا
حقائق کی کان اور معارف کا دریا
پڑھے مجھ سے آکر سبق ارتقا کا
عطا کی گئی ہے جسے چشم بینا
میں ہر وقت میں قوم کا رہنما ہوں
وہ مشکل میں ہے اور میں مشکلکشا ہوں
میں ہوں مایۂ رحمتِ جاودانی
میں ہوں قوم کا چشمۂ زندگانی
میں ہوں گوہرِ مخزنِ کامرانی
میں اسلام کی شان و شوکت کا بانی
میں دنیا میں ہوں بام دولت کا ضامن
میں عقبےٰ میں ہوں قصرِ جنت کا ضامن
مسلماں سعادت اگر چاہتے ہیں
اک اچھا سا عقبےٰ میں گھر چاہتے ہیں
یہاں بھی اگر مال و زر چاہتے ہیں
جلال و حشم کرّ و فر چاہتے ہیں
انہیں چاہئے میری ہر دم تلاوت
کہ ہے مجھ میں دونوں جہاں کی حلاوت
خداوندِ عالم کی تقدیر ہوں میں
حقیقت کی آیت کی تفسیر ہوں میں
سزاوارِ تکریم و توقیر ہوں میں
مجھے چھو کے دیکھیں کہ اکسیر ہوں میں
کریں مجھ سے پیدا تعلق دوامی
سلاطیں کریں گے پھر اُن کی غلامی
وہی پھر زمانہ میں فرماں روا ہیں
وہی حکمراں اور کشورکشا ہیں
وہی پیشوا ہیں وہی مقتدا ہیں
وہی ہیں امام اور وہی رہنما ہیں
غلام اپنے مولے کے پیارے وہی ہیں
دو عالم کی آنکھوں کے تارے وہی ہیں

کلمہ طیبہ یعنی کلمۂ شریف لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی تشریح و تفصیل قیمت ۱/- (مینیجر)

آریوں کی صداقت کا نمونہ

ایڈیٹر مسافر آگرہ کو چیلنج

(از جبل پوری جنٹلمین)

جبل پور میں مباحثہ کیا ہوا۔ آریوں میں ایک کھلبلی پڑ گئی۔ اس لئے ہم مناسب جانتے ہیں کہ مباحثہ کی مختصر سی کیفیت ناظرین کو سُنا دیں تاکہ وہ مسافر کی دروغ گوئی کا اندازہ کرسکیں۔

اب بوڑھے مسافر کے نوجوان ایڈیٹر اور اُن کے عزیز دہرم بیر صاحب کی صداقت کا نمونہ دیکھئے جس وقت پنڈت دہرم بیر مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب سے مناظرہ کر رہے تھے تو آپ نے بار بار مولوی صاحب کے سنسکرت کے عدم علم پر حملہ کیا جس کے یہ معنے تھے کہ آپ سنسکرت نہیں جانتے تو کیا مناظرہ کرینگے۔ مولوی صاحب موصوف نے بہی صفائی اور صداقت سے اس کا جواب دیا جیسا کہ اہل علم کو زیب دیتا ہے۔ یعنی آپ نے فرمایا "میں اس سے زیادہ سنسکرت جانتا ہوں جتنی سوامی دیانندجی عربی جانتے تھے" مراد مولینا موصوف کی اس سے یہ تھی جیسے سوامی دیانندجی عربی نہیں جانتے تھے تاہم قرآن شریف پر حملہ کیا ہے ویسا ہی میں بھی گو سنسکرت بہت تھوڑی جانتا ہوں لیکن مناظرہ کرسکتا ہوں۔ اسپر آریہ نوجوان مناظر کی قابلیت اور صداقت کو دیکھئے آپ نے فرمایا "جتنی محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم عربی جانتے تھے میں اس سے زیادہ عربی جانتا ہوں" ناظرین اندازہ کرسکتے ہیں کہ پنڈت جی کے اس کلام میں کتنی صداقت ہے اور کس طرح پنڈت جی نے دس ہزار آدمیوں کے سامنے سفید جھوٹ بولا ہے ایک ایسے شخص پر جس کی مادری زبان عربی ہو اور جواہل زبان تک کو چیلنج دیتا ہو کہ تم ایسی عبارت

لے پنڈت دہرم بیر کی عربی قابلیت کا نمونہ ہے آپ کے جو عربی کے تلفظ ہوتے تھے وہ سننے ہی کی قابل تھے اسپر طرہ یہ کہ میں عربی میں مباحثہ کر سکتا ہوں بے ساختہ کہنا پڑتا ہے یہ منہ اور مسور کی دال ۔ (نامہ نگار)

(۷۸۷)

AsliAhleSunnet.com

بنا لاؤ۔ اور جس کا جواب آج تک کسی نے نہ دیا ہو (آریہ قرآن شریف کو آنحضرت صلعم کا کلام کہتے ہیں) ایک غیر زبان والا جس کی عربی دانی کا ہم نمونہ ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ اور جو عربی الفاظ کا تلفظ تک درست نہ کر سکتا ہو یوں لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے فوقیت جتلائے پنڈت دہرم بیر کو اپنی عربی دانی پر گھمنڈ تھا کہ آپ عربی میں لیکچر دینے کا بھی دعوے کرتے تھے لیکن ملاحظہ ہو آپ کی قابلیت یہ تھی کہ آپ معمولی جملہ جو ہر مسلمان کی زبان پر ہوتا ہے مناظرہ میں یوں پڑھتے تھے[1] اممنت باللہ ای۔ ای۔ کتبہ۔ ای۔ ای۔ ای۔۔۔۔۔[2] ان باتوں کو خیال کرتے ہوئے ناظرین مندرجہ ذیل مضمون کو پڑھیں جو دفتر مسافر سے دھرمپال صاحب کو گیا ہے (المسلم جولائی)

آپ کو یہ معلوم کر کے سخت رنج و قلق ہوگا کہ جبلپور[3] میں اس مرتبہ اسلام کو جو شکست فاش ہوئی ہے آج تک ایسی کبھی نہیں ہوئی تھی یہاں تک کہ جبلپور کی در و دیوار آج اسلام کی حالت کس مپرسی پر آنسو بہا رہے ہیں اور مجھے یقین نہیں آتا کہ مولوی ثناء اللہ بھول کر بھی مسافر کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کریں گے۔۔۔۔۔ اگر بیانات مندرجہ صدر میں کچھ شک ہو تو چند دن کے لئے جبلپور تشریف لیجائیے اور آپ کو معلوم ہوگا کہ وہاں کے مسلمانوں پر آج کیسی ادبسی برس رہی ہے اور وہ کس طرح مولوی صاحب کو دعائیں دے رہے ہیں۔

ہم مسافر کو بتلانا چاہتے ہیں کہ جبلپور کے مسلمانوں پر کسی طرح کی ادبسی نہیں چھائی ہے۔ وہ جس طرح جھوٹے مذہبوں کا سر پہلے کچل چکے ہیں اب بھی کچلنے کو تیار ہیں وہ (مسلمانان جبلپور) مولینا ثناء اللہ صاحب کے شکرگزار اور مداح ہیں کہ انہوں نے اپنی ۲۰ انچ قطر والی توپ سے دیانندی قلعہ کو مضمون زیر بحث میں جڑ سے ڈھا دیا۔ ہاں ایک بات کے بے شک شاکی ہیں کہ مولوی صاحب نے آریوں کی گالیوں پر اتنا کیوں ضبط کیا۔ اکثر جہلاء کہتے ہیں کہ اُن گالیوں کا جواب ترکی بترکی کیوں نہیں دیا اور مولوی صاحب بھی اصل مضمون کو (آریوں کی طرح) چھوڑ کر لام کاف پر کیوں نہ تل گئے لیکن اہل دانش مولوی صاحب کے مداح ہیں۔ اکثروں کا خیال تو یہ ہے کہ دہرم بیر سے مناظرہ کرنے والا کوئی ایسا شخص ہوتا جو ویسا ہی بدتمیز ہوتا اور ویسا ہی بکنے میں بے باک ہوتا تو بہت مناسب تھا کیونکہ آریہ مناظر اس قابل نہ تھا کہ اس سے کوئی عالم گفتگو کرے۔ اس میں علمی قابلیت تو تھی نہیں جو علمی نکتے سمجھ سکتا۔ آریوں کی یہ بھی ایک چالاکی تھی کہ ایسے شخص کو مناظرہ کے لئے کھڑا کیا۔ کیونکہ پچھلے تجربات سے ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ہم دیانتداری سے بحث کر کے اسلام سے جیت نہیں سکتے۔ اب تو ہمکو سوال دیگر جواب دیگر اور شور مچا مچا کر چیخ کر "رگہائے گردن چو حجت قوی" کے اوپر عمل کرنا چاہئے تاکہ جاہل پبلک پر اپنا سکہ جم جائے۔ لیکن اہل علم خوب جانتے ہیں کہ آریوں کو یہاں مضمون زیر بحث میں کیسی شکست فاش ہوئی خیر اس کی کیفیت کتاب چھپنے پر معلوم[4] ہو گی لیکن ہم مسافر آگرہ کے ایڈیٹر کی شیخی کو دیکھکر پوچھنا چاہتے ہیں کہ دھرمپال صاحب اور مولوی ثناءاللہ صاحب سے تحریری مناظرہ سے کیوں گریز کرتے ہیں۔ آج ہم مسافر کو کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ نیوگ، عالمگیری ویدک دھرم، قدامت روح و مادہ، تناسخ پر علمی اخلاقی عقلی دلائل اور مشاہدہ اور تجربہ پر بحث کر لیں۔ لیکن بحث تحریری ہو گی۔ تاکہ ناظرین کو فیصلہ کرنے کا پورا موقع مل سکے اور کسی فریق کو جھوٹی شیخی کا موقع نہو اور صداقت کا اظہار مثل روز روشن کے ہو جائے۔

اگر اب بھی آگرہ کا بوڑھا مسافر اور اس کا نوجوان ایڈیٹر تحریری بحث مضمون ہائے مذکورۂ بالا پر کرنے سے گریز کریگا تو ناظرین سمجھ جائیں گے کہ اُس کا جتنا دعوے ہے وہ دروغگوئی پر مبنی ہے اور یہ فیصلہ قطعی ہوگا کہ اسلام پاک کے روشن اور درخشاں آفتاب کے سامنے جس سے ایک عالم منور ہو رہا ہے کفر کا ٹمٹماتا ہوا چراغ ایک گوشۂ گمنامی میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ماند و خاموش ہو گیا۔ اب اُس کے پیرو جو شور و غوغا مچا رہے ہیں وہ محض لغو ہے۔

دیگر اسلامی اخباروں سے التماس ہے کہ اُس مضمون کو اپنے پرچوں میں درج فرما کر شائع کر دیں تاکہ مسافر آگرہ کی غلط بیانیوں اور دروغگوئیوں کا سدباب ہو جائے اور حق و صداقت مثل روز روشن کے ناظرین پر عیاں ہو جائے۔

نوٹ۔ مسافر آگرہ سے التجا کی جاتی ہے کہ وہ جس پرچہ میں اس کا جواب دے وہ پرچہ مجھکو ذیل کے پتہ پر قیمتاً یا ویسا ہی بھیجدے تاکہ جواب الجواب میں دقت نہو۔

(عبدالرؤف طالبعلم بی۔ اے کلاس۔ گورنمنٹ کالج جبلپور۔ ممالک متوسط)

بدزبان مدراسی

پرچہ اہلحدیث مورخہ یکم شوال ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۳۔ اگست میں بدزبان مدراسی کے رسالوں کا ذکر دیکھا تو مجھے بھی اس کی تلاش ہوئی اور خدا کی شان مجھے مل بھی گیا۔ اس بدزبان نے مجھکو بہت سی گالیاں دی ہیں وذالک مبلغہم من العلم اس کے

[1] پنڈت دہرم بیر اپنے زعم میں پہلے ہی یہ کہہ گئے تھے کہ میں عربی میں مباحثہ کر سکتا ہوں۔ بعد ازاں پنڈت صاحب نے یہ الفاظ ایں ایں کرتے ہوئے کہے اُس وقت پبلک نے ایک قہقہہ لگایا۔ اب تو پنڈت صاحب بڑے محجوب ہوئے اور تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگے کہ میں اسکا مطلب کہے دیتا ہوں۔

[2] مباذکا یہ بیان بالکل غلطی اور دروغگوئی پر مبنی ہے۔ ناظرین بالکل برعکس تصور فرمائیں۔ (نامہ نگار)

[3] [4] آج سکرٹری صاحب انجمن کے خط سے معلوم ہوا کہ مسودہ صاف ہو گیا ہے (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

رسالوں کا نام تو چار چار سطر میں ہوتا ہے۔ مگر درحقیقت اس کا اصلی نام ایک ہی ہے سباب المومن جس کا دوسرے لفظوں میں ترجمہ ہے "دشنام نامہ" چونکہ ایسی گالیاں کوئی دینا جانتا نہیں اسی واسطے یہ لکھتا ہے کہ میرے رسالوں کا جواب کوئی نہیں لکھ سکتا۔ میں کہتا ہوں کہ سچ ہے۔ کوئی اہل علم تو درکنار کوئی شریف آدمی بھی اس کا جواب نہیں لکھ سکتا ہاں جو فقیر اللہ جیسا ہو وہ البتہ لکھ سکتا[1] ہے۔ ہر چند سوائے گالیوں اور کذب و بہتان کے اس کے رسالوں میں کچھ ہوتا ہی نہیں۔ مگر خدائے پاک کی شان اصل مسئلہ حق اُس کی زبان سے بھی نکل آیا مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ حدیث "مہر البغی خبیث" عام ہے اور سب کے لئے عموماً وہ مال حرام ہے۔ توبہ کرنے والی بھی اس سے مخصوص نہیں۔ بدزبان مدراسی خود پہلے لکھ چکا تھا اور اس حدیث سے کافرہ تائبہ کو مخصوص کر چکا تھا یعنی صاف لکھ چکا تھا کہ کافرہ زانیہ اگر توبہ کرے تو اُس کے کسب زنا کا مال اُس پر حلال ہے۔ اہلحدیث مورخہ ۱۲ جون ۱۵ء میں اس پر ایک نوٹ بھی لکھا گیا تھا جس کا اختصار یہ ہے:۔

مولوی فقیر اللہ صاحب نے اپنے رسالہ الحق الناطق کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے:۔

"کافرہ زانیہ کے مسلمہ تائبہ ہونے کے بعد اُس کا مال کسب زنا کا جو قبل اسلام کے کمائی تھی بحکم حدیث الاسلام یہدم ما کان قبلہ حلال اور پاک ہو جاتا ہے"

یعنی کوئی عورت کافرہ زانیہ کفر اور زنا سے توبہ کرے تو اُس کا اسلام بھی صحیح ہے اور اُس کا مال بھی جو زنا سے کمایا ہوا تھا حلال ہے کیونکہ حدیث میں ہے الاسلام یہدم الحدیث۔ یعنی اسلام لانے سے پہلے جتنے گناہ ہوئے ہیں سب معاف ہو جاتے ہیں"

اب سوال یہ ہے کہ حدیث مہر البغی خبیث جو عام تھی اس سے خاص ہوئی یا نہیں کیا البغی کے معنے مسلمان رنڈی کے ہیں یا اس میں کافرہ بھی شامل ہے۔ یقیناً شامل ہے تو بس تخصیص تو آپ نے بھی کی پھر وہ خفگی جو جناب حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری پر آپ کر رہے تھے وہ آپ پر بھی وارد ہوئی یا نہیں۔ اے جناب مولانا صاحب جس طرح اس حدیث سے آپ نے استدلال کیا ہے حافظ صاحب نے بھی اسی طرح دیگر احادیث بلکہ قرآن سے استدلال کیا تھا جو یاد نہ ہو تو سنئے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جس میں صاف مذکور ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ اب دونوں لفظوں (یہدم اور لا ذنب لہ) کو دیکھئے کہ ہم معنے ہیں یا کچھ کم۔ بلکہ قرآن مجید میں تو اس سے بھی صاف ہے یبدل اللہ سیئاتہم حسنات یعنی گناہوں سے توبہ کرنے سے صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے بلکہ اُن پر نیکیوں کا ثواب بھی ملتا ہے اللہ اکبر یہ ہے حق کا زور کہ مولوی فقیر اللہ جس بات میں جناب حافظ صاحب پر معترض تھے آخر وہی اُن کے قلم سے لکھی گئی۔ اب میں مولوی صاحب کو تحدی کرتا ہوں کہ آپ بتلاویں کافرہ زانیہ کے اسلام لانے سے تو سابقہ جرم (کفر و شرک) معاف ہوئے۔ آپ نے جو اُس کے مال کا حلال ہونا بتلایا ہے اور جناب حافظ صاحب نے توبہ سے مومنہ زانیہ کے گناہ معاف ہونے پر مال کو حلال کہا ہے ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ کیا سچ ہے قضی الرجل علے نفسہ (راقم ایک طالب علم از دہلی)"

مگر باوجود اس کے حدیث کو عام ہی کہے جاتا تھا۔ اب کی بار اس رسالہ میں لکھتا ہے کہ بغی مسلمہ تائبہ بھی بقدر حاجت اس مال میں سے لے سکتی ہے۔ اور حافظ ابن القیم کی عبارت نقل کی ہے چنانچہ اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۳ پر زاد المعاد کی عبارت یہ نقل کی ہے:۔

فان کان محتاجا الیہ فلہ ان یاخذ قدر حاجتہ ویتصدق بالباقی ۔

اس عبارت میں صاف ہے کہ اگر زانیہ تائبہ مال زنا کی احتیاج رکھتی ہو تو بقدر حاجت اُس میں سے لیوے بقیہ صدقہ کر دیوے۔

اس کے ترجمہ میں بدزبان مدراسی نے یہ حرکت کی ہے کہ یوں لکھتا ہے:۔ "اگر وہ خود محتاج مضطرہ ہووے" حالانکہ زاد المعاد کی عبارت (جو خود نقل کرتا ہے) اُس میں مضطرہ نہیں۔ پس احتیاج اور اضطرار کو اگر ایک سمجھتا ہے تو غلط ہے اور اگر ایک نہیں سمجھتا ہے تو صریح بے ایمانی ہے۔ اور ضرور وہ دونوں کو ایک نہیں جانتا ورنہ کتاب سے زائد اس لفظ کے بڑھانے کی کیا ضرورت تھی۔ حاصل یہ ہے کہ حدیث مہر البغی کو فقیر اللہ عام کہتا تھا۔ یعنی کسب زنا کا مال کسی کے لئے حلال نہیں ہو۔ عام ہونے کے یہی معنے ہیں۔ پھر اس میں سے کافرہ زانیہ کا مال بعد توبہ اس کے لئے حلال کہا جس سے حدیث عام نہیں رہی۔ اس کے بعد اس مال کو سوائے اس زانیہ کے اوروں کے لئے حلال کیا۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ اس مال کو زانیہ صدقہ کر دیوے جس کے معنے یہ ہوئے کہ صدقہ پانے والوں کے لئے وہ مال حلال ہے۔ اب کی بار لکھتا ہے کہ زانیہ تائبہ مسلمہ خود بھی بقدر حاجت اپنے اس مال میں سے لیوے۔ لو میاں فقیر اللہ تمہاری زبان سے حدیث مہر البغی عام نہ رہی۔ اب تھوڑی کسر رہ گئی ہے کیونکہ تم نے اپنی زبان سے زانیہ تائبہ کا مال سب کے لئے اور اُس کیلئے حلال کہا۔ صرف زانیہ پر اسی قدر حرام کہتے ہو کہ جو اسکے احتیاج و ضرورت سے فاضل ہو۔ لیجئے جناب مدراسی اپنی زبان سے ان سب خطابات کے مورد ہوئے جو دوسروں کیلئے لکھے ہیں میری تحریر کے چند جملوں کا جواب جو تم نے لکھا ہے اس سے میں تعرض نہیں کرتا ناظرین خود تمہارے جواب کو پڑھکر تم کو شاباش کہیں گے اور میں بھی شاباش کہتا ہوں

[1] ہمیں بھی سخت حیرت ہے کہ اہلحدیث کی مہذب جماعت میں ایسے لوگ کہاں سے پیدا ہو گئے جنکے ہر لفظ میں متعدد گالیاں ہوں کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں سمجھ سکتے کہ یہی الفاظ ... (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

کہ ایں کار از تو آید۔

(محمد عمر مدرس مدرسہ احمدیہ آرہ)

زمانۂ حال کی تبدیلیاں

آجکل تبدیلی زمانہ یوں ہے کہ مذہب اسلام میں مصلحتوں کو مدنظر رکھکر فرض وسنت کو ترک کرنا شروع کئے ہیں جیسا کہ اخبار اہلحدیث ۲۴ صفحہ ۱ کالم ۲ میں میرے معزز و محترم دوست مولوی عبدالحمید صاحب اٹاوی نے نمازی اور بے نماز کے عنوان پر ایک مضمون درج اخبار کیا ہے۔ ناظرین کی نظر سے گزرا ہوگا جس میں پہلے پہل شروع مضمون میں مولوی صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ چند لوگوں نے نماز کو ایک قسم کی ورزش اور خلاف تہذیب کہکر اعتراض کئے ہیں تو خیال فرمائیے یہ لوگ سنتوں کو کیا عمل میں لائے ہونگے۔ اسی طرح مسلمان مصلحت جان کر ناجائز رسومات کی پابندی کرنے لگے مگر خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے علماء اہلحدیث نے ان رسومات ناجائز کی تحریراً و تقریراً خوب تردید کی یہاں تک کہ اپنی جان و آبرو کھوئی جانے کی بھی پرواہ نہ کی اس واسطے کہ مسلمان اصلی رنگ (یعنے توحید وسنت) میں آجائیں۔ اسی طرح خدا نے اُن کی مدد کی۔ اس وقت مولانا حالی کی مسدس کا وہ شعر یاد آیا جو یہ ہے ؎

مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
ائمہ میں جو داغ دیکھا بتایا

وہ جو! یہ ہے ہمارے سابق علماء اہلحدیث کی شان۔ افسوس ہے اس زمانہ کے علماء اہلحدیث میں ایسا اختلاف ہے کہ بجائے کفار کو اسلام میں لانے کے مسلمانوں کو کافر، زندیق، ملحد وغیرہ کے القاب عوام میں بذریعہ رسالہ یا اشتہار مشتہر کر رہے ہیں۔ علمائے زمانہ کی یہ حالت ہے تو عوام کا کیا حال۔ ان میں تین قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ قسم اول میں پکے مسلمان۔ قسم دوم میں وہ لوگ ہیں جو دعوے اہلحدیث کا کرتے ہیں کام ان کے بالکل خلاف ہیں۔ ہر ایک بدعتی کی دعوت قبول کرکے اُن کی مجلس یا اُن کے میلے میں شامل ہوتے ہیں اور بخوشی ناجائز کام پر چندہ بھی ادا کرتے ہیں۔ صاحبو ایسی دعوتوں کو تم لوگوں کا اہلحدیث کہلا کر قبول کرنا یا اُن میں جا شریک ہونا ہم لوگوں کے لئے بہت شرمندگی اور پشیمانی کا باعث ہے۔ قسم سوم وہ ہے جو سرے سے جاہل ہی بنگئے۔ لوگوں سے ڈر کر یا روپیہ کے لالچ میں پہلے کئے ہوئے عملوں کو ترک کرکے بدعتیوں میں جاملتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کیوں بھئی پہلے جو تم ان سب ناجائز رسومات کی تردید و صلاح کرتے تھے۔ اب کس لئے تم ان سب کو ترک کرکے اُن میں جاملے۔ سبحان اللہ جواب اس طرح سے ملتا ہے کہ فلاں فلاں سے ہمکو مدد ملتی ہے اس لئے ہم نے مصلحت جان کر چھوڑدیا۔ آہ افسوس کیا خوب دلیل ہے؟ ماشاء اللہ۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں نے مصلحت کی تیغ فرض وسنت کے بھی سر پھیرنا شروع کردیا۔ [illegible]۔ واللہ میں سچ کہتا ہوں اسی طرح اگر مسلمان غلط مصلحت پر چلینگے تو (خدانخواستہ) اسلام کا نام ہی نام دنیا میں باقی رہجائیگا۔ بھائیو! دینداری یہ ہے کہ جس بات کو حق سمجھتے ہو اُس کا اظہار بھی کرو۔ اور حتی المقدور اُسپر عمل بھی کرو ورنہ یہ جاننا نہ جاننے سے کچھ اچھا نہیں بلکہ بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرماوے۔

خاکسار۔ والاجاہ محمد عبدالسلام ولد والاجاہ حاجی محمد قاسم مرحوم (مدراس)

پرمبور بارکس مدراس میں شرابخانہ

شراب کی دوکانیں یوں تو سب جگہ ہیں مگر جہاں قانون سرکار نے قابل اعتراض قرار دیا ہو اسپر توجہ دلانا ہمارا فرض ہے پرمبور بارکس میں مسجد اہلحدیث یا مسجد چار مینار کے قریب شراب کی دوکان ہے جو آتے جاتے پاک دل نمازیوں کی دل آزاری کا باعث ہے۔ امید قوی ہے گورنمنٹ مدراس اس خانہ خراب پر توجہ فرماکر مسلمانان پرمبور بارکس کو مشکور فرماویگی۔ امید ہے اصحاب ذیل اسپر خاص توجہ فرمائینگے۔

جناب شیخ عبداللہ صاحب۔ جناب عبدالرحیم اور جناب عبدالعظیم فرزندان متولی عبدالکریم مرحوم جماعت اہلحدیث پرمبور بارکس کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ آپ لوگ بھی گورنمنٹ مدراس سے شکایت کریں۔ انشاء اللہ آپ لوگوں کی شکایت قبول ہوجائیگی۔ ہماری مہربان گورنمنٹ مدراس ضرور بر ضرور توجہ فرماویگی۔

(عاجز محمد عبدالکریم فرزند حاجی مولوی محمد مخدوم [illegible] بڈمیٹ۔ مدراس)

(اہلحدیث۔ اس کام کے لئے زیادہ انتظام کی ضرورت کیا۔ نمازیان مسجد صاحب ضلع کو ایک درخواست بھیجدیں دوکان مذکور فوراً اٹھ جائیگی۔)

عمل الیوم واللیلۃ

عمل الیوم واللیلۃ ایک کتاب ہے جس کو حافظ الحدیث امام ثقہ ابوبکر احمد بن محمد بن اسحق بن ابراہیم بن اسباط الدینوری مولیٰ (آزاد غلام) حضرت جعفر (برادر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن ابی طالب الہاشمی المعروف بہ ابن السنی (جن کا انتقال سنہ ۳۶۴ھ میں اس طرح ہوا کہ اُنہوں نے حدیث لکھتے لکھتے قلم کو دوات پر رکھدیا اور دونوں ہاتھ اُٹھاکر اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی اور جان بحق تسلیم ہوئے۔ خدایا ایسی موت ہم کو بھی محض اپنے فضل سے عطا فرمانا اور مرتے دم اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی زبان پر جاری رہے۔ آمین۔ جو غالباً بلکہ یقیناً امام ابن السنی کی زبان پر جاری ہوگی

AsliAhleSunnet.com

تمیذ امام نسائی نے تالیف فرمایا ہے اور جس میں انہوں نے وہ حدیثیں نقل کی ہیں جو رات دن کے اعمال سے متعلق ہیں چونکہ کتاب مذکور ہر مسلمان کے لئے ازبس مفید ہے لہذا ہم چاہتے ہیں کہ برادران دینی کے فائدہ کے لئے اس کا تھوڑا تھوڑا ترجمہ کر کے ہر ہفتہ ہدیہ ناظرین کیا کریں تاکہ وہ اس پر عمل کر کے فلاح دارین حاصل کریں اور ہمکو بھی دعاء خیر سے نہ بھولیں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۔

باب اول

زبان کا روکنا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اس کا مشغول کرنا

(۱) حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ (مجھکو اس حدیث کے مرفوع ہونے کا گمان ہوتا ہے) جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے اعضا (ان باتوں سے جو) زبان (سے) نکالی ہیں انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تو ہمارے استعمال کرنے میں خدا سے ڈر پس اگر تو راہ راست پر رہے تو ہم بھی راہ راست پر رہیں گے اور اگر تو بھٹک گئی تو ہم بھی بھٹک جائیں گے۔ (۲) حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ اخیر کلمہ جس پر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مفارقت کی یہ تھا: میں نے کہا۔ یا ر(سول) اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مجھکو ایسے عمل سے خبر دیجئے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو۔ آپ نے فرمایا کہ تو ایسی حالت میں مرے کہ تیری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر و تازہ ہو۔ (۳) حضرت معاذ بن جبل راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشتی لوگ کسی چیز پر حسرت نہ کریں گے مگر اس گھڑی پر جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہوگا۔ (۴) حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اس قدر ذکر کرو کہ تمکو لوگ مجنون کہنے لگیں ....

....

(۵) ام المؤمنین ام حبیبہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی ہر ایک بات اس کے لئے وبال ہے مگر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور اللہ تعالیٰ کا ذکر (کہ ان تینوں کا ثواب ہے) (۶) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے کلام کا عمل سے مقابلہ کرتا ہے وہ کم سخنی اختیار کریگا اور وہی بات کہیگا جو مفید ہوگی۔ (۷) حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے پاس ایسے وقت تشریف لائے جب حضرت ابوبکرؓ اپنی زبان کھینچ رہے تھے (اسلئے) حضرت عمرؓ نے اُن سے پوچھا کہ اے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کے خلیفہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اسی (زبان) نے تو مجھکو مواقع ہلاکت میں ڈالدیا ہے کیونکہ رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے بدن میں کوئی ایسا عضو نہیں ہے جو زبان کی تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو اور ابن اشکاب (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ بدن میں کوئی عضو ایسا نہیں ہے جو اللہ عزوجل سے زبان کی تیزی کی شکایت نہ کرتا ہو۔

باب دوم

جب نیند سے بیدار ہو تو کیا کہے

(۸) حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خواب سے بیدار ہوتے تو فرماتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔ (۹) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھا کرے تو یہ کہا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَعَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ (۱۰) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ کا) جو بندہ نیند سے بیدار ہوتے وقت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہیگا اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کو بخشدیگا۔ خواہ اُس کے گناہ دریا کی کف کے برابر (یعنی بے حد بے شمار ہی کیوں نہ) ہوں (۱۱) حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص خواب سے بیدار ہو کر یہ کہتا ہے سُبْحَانَ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَوْمَ تَبْعَثُنِيْ مِنْ قَبْرِيْ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ...... تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا اور میرا شکر ادا کیا (۱۲) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ کا بندہ اپنے گھر میں آتا ہے اور سونے کیلئے بستر پر جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور شیطان (جو اس پر مسلط ہیں) جھپٹ کر آتے ہیں۔ شیطان تو کہتا ہے کہ اے خدا کے بندے اپنے عمل کو برائی پر ختم کر (یعنی سونے سے پہلے کوئی گناہ یا بدی کر لے) اور فرشتہ کہتا ہے اپنے عمل کو نیکی پر ختم کر (یعنی سونے سے پہلے کوئی نیک کام کر لے) پس اگر وہ اللہ کا ذکر اور حمد کرتا ہے تو فرشتہ شیطان کو ہانکدیتا ہے اور اس کی نگہبانی میں لگا رہتا ہے اور پھر جب وہ خواب سے بیدار ہوتا ہے تو پھر اس کے پاس فرشتہ اور شیطان لپک کر آتے ہیں اور یہاں سے شیطان کہتا ہے کہ اپنے عمل کو بدی یا گناہ سے شروع کر اور فرشتہ کہتا ہے کہ اپنے عمل کو نیکی سے شروع کر پھر اگر اس نے یہ کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ بَعْدَ مَوْتِهَا وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ پھر اگر وہ اپنے بستر سے گر کر مر جائے تو شہید ہوگا اور اگر اٹھکر نماز پڑھنے لگا تو فضیلت میں درجہ [illegible] حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول خدا نے فرمایا [illegible] اٹھے اور یہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ النَّوْمَ وَالْيَقْظَةَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ سَالِمًا سَوِيًّا اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا (باقی دارد)

(الراقم العاجز عبد الحمید الٹادی مقیم حیدر آباد دکن)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

اطلاع - فی جواب مطبوعہ کے لئے ایک آنہ اور طلبی کے لئے دو پیسے غریب فنڈ میں آنے چاہئیں جو نادار بھائیوں کو اخبار دینے میں خرچ ہوتے ہیں (مفتی)

س نمبر ۲۸۲ - زید نے عمر سے سو روپیہ قرض اس وعدے پر لیا کہ میں فلاں مہینے میں تم کو ۲۰ من غلہ دونگا - اُس وقت جو نرخ رہے اور باقی ۸۰ روپے نقد دونگا - تو کیا یہ بیس من غلہ کا دینا سود میں داخل ہوگا یا نہیں؟

(ابوالحسن محمد عبدالرحمٰن خریدار ع ۳۳۲۲)

ج نمبر ۲۸۲ - بیس من غلہ کی قیمت بیس روپیہ لی ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو بصورت بیع سلم جائز ہے +

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۸۳ - زید ایک مسلمان شخص ہے وہ یہود اور دیگر اقوام غیر مسلم کے لوگوں کو نہایت دوست اور عزیز رکھتا ہے حالانکہ اُن کے کفر اور شرک کے کاموں سے بالکل بیزار اور دل سے متنفر ہے - شرعاً یہ بات کیسی ہے بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ یہ کبیرہ گناہ ہے -

(محمد اسحاق از سیدپور)

ج نمبر ۲۸۳ - کسی شخص سے محبت کئی طرح پر ہوتی ہے - اُس کی نیک بختی اور ایمانداری کی وجہ سے یا اُس کے کسی احسان کی وجہ سے یا اُس کے عام اخلاق حسنہ کی وجہ سے - ان میں سے پہلی صورت کفار کے حق میں جائز نہیں یعنے دینداری کی وجہ سے اُن کے ساتھ محبت کرنا جائز نہیں - باقی صورتیں منع نہیں - سائل کو ہنود کے اعتقادات سے چونکہ بیزاری ہے اس لئے اُس کی محبت کی بنا اُن کے عقائد کفریہ نہیں ہو سکتے لہذا جائز ہے (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۲۸۴ - قرآن شریف میں چند جگہ معانقہ کا لفظ آیا ہے اور لفظ معانقہ کے نیچے عندالمتقدمین یا متاخرین کا لفظ لکھا ہوا ہے اور لفظ قرآن میں مع کی لفظ ہے اور اس کے نیچے عندالمتقدمین یا متاخرین لفظ ہے - اس سے کیا مطلب ہے؟

(عبدالجلیل دیناجپوری)

ج نمبر ۲۸۴ - یہ قرأت کا اختلافی مقام ہوتا ہے جس میں پہلے قاری اور پچھلے قاری باہم مختلف ہوتے ہیں اس لئے وہاں عندالمتقدمین یا متاخرین لکھا ہوتا ہے -

س نمبر ۲۸۵ - اس وقت نقد چار روپے من دہان بکتا ہے اور جو شخص نقد نہیں لے سکتا مہاجن لوگ اُس کو ایک من دہان دیکر لکھ لیتے ہیں کہ میں اس کو دہان دیتا ہوں آئندہ سال فی من چھ روپے لونگا - اب اُس کا اس طرح بیچنا جائز ہے یا نہیں - (ایضاً)

ج نمبر ۲۸۵ - جائز ہے سود نہیں - نیل الاوطار جلد ۵ میں صفحہ ۱۲ پر یہ مسئلہ ملتا ہے -

س نمبر ۲۸۶ - مسجد میں پنکھے سے ہوا کرنا جائز ہے یا نہیں - رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں گرمی کے وقت مسجد میں کوئی پنکھا تھا؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۸۶ - آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مسجد میں پنکھا نہ تھا مگر منع بھی نہیں آیا - اس لئے جائز ہے -

س نمبر ۲۸۷ - زکوٰۃ صدقہ فطر کا مال جو قرآن کے اندر آٹھ آدمی کو دینے کے لئے فرمایا گیا ہے اُنہی کو دینا چاہیے؟ اور اگر وہ آٹھ آدمی نہ ملیں تو وہ مال کہاں خرچ کیا جائے اور بعض آدمی جو مدرس کو زکوٰۃ کے مال سے تنخواہ دیتے ہیں تو یہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

(ایضاً)

ج نمبر ۲۸۷ - صدقہ فطر مساکین کا حق ہے - حدیث میں ہے حضرت علی کو فرمایا تھا مساکین پر بانٹ دے - اگر مساکین نہ ملیں تو تعلیم کے کام میں دے سکتا ہے فی سبیل اللہ کا لفظ ہر نیک کام کو شامل ہے -

س نمبر ۲۸۸ - ایک شخص ۱۰ روپے کماتا ہے اور ۱۲ روپے اُس کا خرچ ہے - اب وہ شخص دو روپے قرض لینے گیا تو بغیر سود کے اُس کو روپیہ نہ ملا - اور روپیہ اُس نے ضرور لینا ہے - نہیں تو اُس کے بچے بھوکے مرجائینگے - اب وہ شخص سود پر روپیہ لے سکتا ہے یا نہیں - جبکہ کوئی مالدار یا امیر اس کی مدد نہ کرے؟

(محمد عبدالجلیل از دیناجپور)

ج نمبر ۲۸۸ - ہمیشہ دو دو روپیہ ماہوار قرض لیتا جائیگا تو ادا کہاں سے کریگا اس لئے اُس کو دس ہی میں گزارہ کرنا چاہئے - اگر کسی چیز کو رہن کرکے قرض لیتا ہے تو اُس چیز کو فروخت کرکے گزارہ کرلے مگر سودی قرضہ نہ لے +

س نمبر ۲۸۹ - زید بے علم ہے - خانگی جھگڑے سے پیش امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا - امام (زید کا حقیقی بھائی) جس وقت جماعت کیلئے کھڑا ہوتا ہے اُس وقت زید اقامت کہکر جماعت سے الگ نماز پڑھتا ہے - کئی لوگ کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے بسبب نفسانیت کے زید نماز نہیں پڑھتا - اس لئے ہم اپنی نماز امام کے پیچھے ادا کرلینگے - عمر کہتا ہے کہ فرض نماز پڑھتے وقت دوسرا فرض نہیں پڑھ سکتا - زید کے پڑھنے کے بعد تم لوگ پڑھ لیں +

(اخریدار ع ۵۶۷)

ج نمبر ۲۸۹ - جو شخص امام مقرر ہے اُسکے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے اُس سے الگ ہوکر جو پڑھے امام اُس کا انتظار نہ کرے گنہگار وہ ہے جو الگ ہوا - حدیث شریف میں ہے صلوا خلف کل برو فاجر (ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو)

(۲ پائی داخل غریب فنڈ)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

تقریظات

سوانح عمری پیغمبر اعظم

اس کتاب میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بابت پشگوئیاں حضور کے پہلے عرب اور دنیا کا حال اور بعد تشریف آوری کے بڑے بڑے واقعات جو اسلام اور اہل اسلام پر ہوئے درج ہیں۔ مسلمانوں کو اس کتاب کا دیکھنا مفید ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا ہے قیمت عہ ۔ پتہ (مولوی فضل الدین واعظ ترنتارن ضلع امرتسر)

اپنشدوں کی تعلیم حصہ اول

ہندوں میں وید اور پرانوں کے علاوہ چند کتب اور ہیں جن کا نام اُپنشد ہے۔ ان کتابوں میں مسائل الہیات یعنی خاص خدا کی ذات و صفات کا ذکر ہے کہ وہ کیسا ہے اُس کی صفات کیا ہیں مخلوق سے اُس کا تعلق کیا ہے۔ ہندو اور آریہ دونوں ان کتابوں کی عزت کرتے ہیں ان کی تعلیم کیا ہے؟ اس کتاب کے مصنف نے ہر ایک مسئلہ کا عنوان الگ الگ قائم کرکے اپنشدوں کی تعلیم تبلائی ہے۔ فاضل مصنف اگر اپنے مذہب (عیسائی) کو دخل نہ دیتا تو اچھا ہوتا۔ کتاب مذکور قابل دید ہے لکھائی چھپائی اور کاغذ معمولی قیمت دو روپے (عہ) پتہ۔ پادری پی کیول سنگت صاحب دفتر اخبار نور افشان لودہانہ

گلشن ایمان باغ قرآن

اس کتاب میں چند آیات کی فہرست تبلائی ہے کہ وہاں وہاں ہیں باقی بھی کچھ مضمون ہیں جن کو میں بوجہ اپنے قصور فہم کے سمجھ نہیں سکا۔ ناظرین شائد سمجھ جائیں۔ قیمت عسہ ر۔ پتہ (حافظ عبد القدوس امام مسجد باغ باجی صاحبہ رزیڈنسی جیپور)

سوانح عمری شیخ اکبر

شیخ محی الدین ابن عربی رحمت اللہ علیہ کی زندگی کے مختصر حالات مع رسالہ عقائد اسلام مصنفہ شیخ ممدوح۔ کتاب گو مختصر ہے مگر قابل دید ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے قیمت ۲ر پتہ:۔ حاجی محی الدین تاجر کتب بنگلور موچی دروازہ - دوکان ع ۳۹۵

حساب دوستان

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہے۔ ۱۰ ستمبر کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر کسی صاحب کو آئندہ خریداری منظور نہو تو براہ مہربانی واپسی ڈاک اطلاع دیں تاکہ وی پی واپس آنے سے ناحق دفتر کا نقصان نہو۔ جن احباب کے نام گزشتہ سال رعایتی قیمت پر اخبار جاری کیا گیا تھا انہیں اطلاع رہے کہ امسال بوجہ گرانی مصالح کوئی رعایت نہیں انہیں بھی اصلی قیمت یعنی تین روپے کا وی پی بھیجا جائیگا

مینجر

۷۳۵ + ۸۵۳ + ۹۱۲ + ۱۲۷۵ +
۱۲۷۰ + ۱۵۱۳ + ۱۵۳۶ + ۱۶۱۵ +
۱۹۰۵ + ۲۰۳۳ + ۲۰۵۳ + ۲۰۷۰ +
۲۰۸۰ + ۲۲۴۱ + ۲۲۹۹ + ۲۳۰۸ +
۲۳۷۳ + ۲۳۸۰ + ۲۶۹۹ + ۲۷۱۱ +
۲۹۱۲ + ۲۹۱۷ + ۲۹۲۶ + ۲۹۳۵ +
۲۹۳۹ + ۲۹۴۳ + ۳۲۱۷ + ۳۲۷۰ +
۳۳۱۰ + ۳۵۴۳ + ۳۶۹۱ + ۳۶۹۲
۳۶۹۳ + ۳۶۹۵ + ۳۶۹۸ + ۳۷۰۴ +
۳۷۰۸ + ۳۷۰۹ + ۳۷۱۰ + ۳۷۱۱ +
۳۷۱۶ + ۳۷۱۷ + ۳۷۱۸ + ۳۷۱۹ +
۳۷۲۰ + ۳۷۲۱ + ۳۷۲۳ + ۳۷۲۴ +
۳۷۲۵ + ۳۷۲۶ + ۳۷۲۷ + ۳۷۲۸ +
۳۷۲۹ + ۳۷۳۰ + ۳۷۳۱ + ۳۷۳۲ +
۳۷۳۳ + ۳۷۳۴ + ۳۷۳۵ +
۳۷۳۶ + ۳۷۳۷ + ۳۷۳۸ + ۳۷۳۹ +
۳۷۴۰ + ۳۷۴۱ + ۳۷۴۲ + ۳۷۴۳ +
۳۷۴۴ + ۳۷۴۵ + ۳۷۴۶ + ۳۷۴۷ +
۳۷۴۹ + ۳۷۵۰ + ۳۷۵۲ + ۳۷۵۳ +
۳۷۵۴ + ۳۷۵۵ + ۳۷۹۰ + ۳۷۹۱ +
۳۷۹۵ + ۳۸۸۵ + ۳۸۹۷ + ۳۹۰۵ + ۳۹۰۸ +
۳۹۱۱ + ۳۹۱۳ + ۳۹۸۰ +

ضرورت اُستاد

ہمیں ایک ایسے اُستاد کی ضرورت ہے جو علاوہ قرآن و حدیث کے علوم آلیہ سے ماہر ہو سردست دس روپے ماہوار علاوہ خوراک تنخواہ ملیگی۔ کم و بیش کا بذریعہ خط و کتابت پتہ ذیل سے فیصلہ ہوسکتا ہے۔

(ابو البشیر مراد علی سکرٹری انجمن اہلحدیث قصبہ سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

اہلحدیث آنہ فنڈ

میں احباب اہلحدیث نے مختلف مقامات میں دفتر ہذا میں رقوم بھیجی ہیں۔ دہلی دفتر سے اطلاع آنے پر ساری رقوم درج کیجاوینگی جزاھم اللہ:

یاد رفتگان

نہایت ہی مخلص دوست مرزا عمر بیگ گارڈ یوگنڈا ریلوے ممباسہ افریقہ کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم بڑا پکا مسلمان تھا۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ جنازہ غائب پڑھیں اور دعاء مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ!

آہ مولوی ہدایت رسول

مولوی صاحب مشہور واعظ اہلحدیث بلکہ دیوبندیوں کے سخت ترین مخالف اُن کو عزت کے ساتھ وہابڑے وہابڑے کہنے والے افسوس انتقال کرگئے۔ چار بیویاں اور بہت سے بچے چھوڑ گئے۔ ریاست رامپور میں آپ کا وظیفہ تھا ہمیں حضور نواب صاحب کی فیاض طبیعت سے امید ہے کہ اُن کو پسماندگان کی پرورش فرماوینگے اور بچوں کو اگر وہ تعلیم کے لائق ہوں مدرسہ دیوبند میں بھیجینگے۔

مسک الختام جلد اول

میرے پاس ہے بقیمت تین روپے مل سکتی ہے۔

(عنایت احمد تاجر کتب پٹیالہ زیر قلعہ)

(۴۵۲)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ سوطرفہ ہو رہی ہے۔ لیکن ۱۶۔ اگست سے ۲۱۔ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی اور ماہی گیر جہاز غرق کئے

اطالوی آبدوز کشتیوں نے دو آسٹروی آبدوز کشتیاں غرق کیں۔

ایک ترکی آبدوز کشتی نے ایک انگریزی جہاز بار برداری کو غرق کر دیا جبر ۲۲۔ افسر ۱۳۵۰ سپاہی اور ۲۲۰ ملاح سوار تھے چھ سو آدمیوں کے بچنے کی اطلاع ملی ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ساحل انگلستان کے تین مقامات پر گولے پھینکے لیکن کچھ نقصان نہیں ہوا۔

ترکی جنگی جہاز باربروسہ کے ساتھ جو آدمی غرق ہوئے ہیں ان میں بریلا کے تو پچی بھی شامل تھے۔

بیشتر آسٹروی جنگی جہازوں نے جزیرہ پیلاگوسہ پر حملہ کیا۔ اٹلی والوں کے ۷۔ آدمی مقتول ہوئے۔

ایک بہت بڑے جرمن بیڑے نے خلیج ریگا میں روسی بیڑے پر حملہ کیا روسی بیڑا پیچھے ہٹ گیا۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان کے مشرقی اضلاع پر بم پھینکے جن سے کئی مکانوں کو ضرر پہنچا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے سمرنا کے قریب ایک ترکی بندرگاہ پر گولہ باری کی۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے جانہ کے نزدیک گولہ بارود کے کارخانہ پر گولہ باری کر کے اسے تباہ کر دیا۔

روسی کہتے ہیں کہ ایک بحری لڑائی میں انہوں نے ایک بہت بڑے جرمن جنگی جہاز کو تباہ کر دیا اور کئی دیگر جہازوں کو نقصان پہنچایا

فرانسیسی ہوائی جہازوں نے جرمن کارخانوں اور ریلوے سٹیشنوں پر بم گرائے۔

مشرقی میدان جنگ میں ابھی جرمن فوجوں کی پیش قدمی جاری ہے

روسیوں نے اس ہفتہ مقامات سکولوف سڈلٹز۔ لوکوف۔ لومزا اور ریگا خالی کر دئے۔ جن پر جرمنوں نے قبضہ کر لیا۔

روسی کہتے ہیں کہ ہم جس شہر کو خالی کرتے ہیں اس میں کوئی چیز نہیں چھوڑتے یہانتک کہ دہات کا ایک ایک ٹکڑا اور مکانوں کے دروازوں کے قبضے اور زنجیریں تک اتار لے جاتے ہیں۔

جرمن فوجیں کوؤنو اور الزو د جارجیوسک کے قلعوں پر گولہ باری کر رہی ہیں۔

روسی بیان مظہر ہے کہ اوسوویسز کے معرکہ میں تین ہزار جرمن ہوا کا رُخ بدلجانے سے اپنی ہی زہریلی گیس سے ہلاک ہو گئے۔

اخبار ڈیلی ایکسپریس لنڈن کا نامہ نگار مقیم پیٹروگراڈ لکھتا ہے کہ پولینڈ کے بادشاہ کے انتخاب اور پولینڈ میں پولیسی کے متعلق چونکہ برلن اور ویانا میں اختلاف ہو گیا ہے اس لئے قیصر کا وارسا میں داخلہ ملتوی کر دیا گیا۔

کہتے ہیں کہ قیصر اور وزیر اعظم جرمنی ڈاکٹر وان بتھمن ہالوگ میں نزاع ہو گیا ہے جبپر ڈاکٹر موصوف بہت جلد مستعفی ہونے والا ہے۔

جرمن اور آسٹروی فوجوں نے بلغراد (سرویہ) پر بھاری توپوں سے گولہ باری کی۔

روسی کہتے ہیں کہ ہمنے قفقاز میں ترکوں کی ۱۱ ڈویژنوں کو سخت شکست دی ہے اور ہزاروں سپاہی مع افسران اور سامان حرب گرفتار کئے ہیں۔

آسٹریا جرمنی نے ایک نوٹ امریکہ کو بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ اتحادیوں کو سامان جنگ بہم پہنچانا غیر جانبداری کے منافی ہے۔ امریکہ نے اس کا جواب دیا کہ یہ غیر جانبداری کے منافی نہیں۔

کہتے ہیں کہ اطالوی جنرل کیڈورنا نے ایک عام حملہ کی تیاری کر لی ہے اور اخیر اگست یا شروع ستمبر میں اطالوی فوجیں گوریزیا کو فتح کر کے ٹریسٹ میں داخل ہو جائیگی۔

مغربی میدان جنگ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ولیعہد جرمنی کی فوجوں نے بعض مقامات پر حملے کئے جو پسپا کر دئے گئے۔

سلطان المعظم ابھی تک بیمار ہیں اور انکی کمزوری بڑھ رہی ہے۔

کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ میں جرمنوں کے خلاف بغاوت ہونیوالی ہے۔

یونان کی وزارت مستعفی ہو گئی ہے۔

شاہ یونان کے وینی زیلوس کو نئی وزارت مرتب کرنے کا حکم دیا۔ اُس نے چار روز کی مہلت طلب کی ہے۔

۱۰ **انگریزی** محکمہ جنگ نے کینیڈا کے کارخانوں کو ۶۹ کروڑ پونڈ کے سامان حرب کے آرڈر دئے ہیں

انگلستان میں فارتھمپٹن کے نزدیک ایک ریلوے ٹرین پٹڑی سے اتر گئی۔ ۱۵۰ و ۶۰ کے درمیان آدمی زخمی اور ہلاک ہوئے۔

بوشہر کے گردونواح میں بدامنی پھیلی ہوئی تھی اس لئے سلطنت انگریزی نے بوشہر میں فوج بڑھا کر اُس پر عارضی قبضہ کر لیا ہے۔

جرمن امریکہ میں ان کارخانوں کے تباہ کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں جہاں اتحادیوں کیلئے سامان حرب تیار ہو رہا ہے۔ چنانچہ کئی حادثے وقوع پذیر ہو چکے ہیں۔

کہتے ہیں کہ آسٹروی وائنا کو قلعہ بند کر رہے ہیں۔

درہ امبیلا کے قریب ۴ ہزار پٹھانوں نے انگریزی کیمپ پر حملہ کیا۔ انگریزی فوج نے اہل قبائل کو پسپا کر دیا سرحدیوں کے ۲۰ لاشے میدان میں پائے گئے انگریزی سپاہ کے دو مقتول اور دو مجروح ہوے

AsliAhleSunnet.com

نہایت مفید کتابیں سستے داموں پر

قرآن مجید مترجم } نہایت عمدہ - کاغذ بادامی - قلم جلی - ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب مع موضح القرآن - جلد چرمی مضبوط - ہدیہ عہ

قرآن مجید معرا } نہایت خوشخط - جلی قلم - ٹائٹیل رنگین - کاغذ دبیز بادامی - ہدیہ صرف عہ

حمائل شریف معرا } نہایت خوشخط - عمدہ کاغذ - لکھائی - چھپائی دلپسند نقطہ - لفظ علیحدہ - شروع میں قرآن مجید کے جملہ مضامین کی فہرست بحروف تہجی اردو میں دیگئی ہے - بقطع اوسط - سفر و حضر دونوں میں کار آمد ہونیکے قابل - عورتوں کے لئے خصوصاً مفید و کارآمد صرف عمہ

حبیبی حمائل شریف مترجم } یہ حمائل شریف کارڈ کے برابر ہے - نہایت خوشخط - ترجمہ شاہ رفیع الدین - جلد چرمی خوشنما - ملک میں عام طور پر پسند کی گئی - حتا شدہ ہدیہ عہ

انسان کامل } عارف ربانی سید عبدالکریم گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الانسان الکامل کا سلیس اردو ترجمہ - اس میں تصوف کے تمام اصول و فروع و اصطلاحات کی پوری تشریح موجود ہے - احدیت و واحدیت، اعیان قلب، لوح، کرسی، سکتب، سماعی ونشتگان - لوح قلم وغیرہ کے معانی و اسرار کا نہایت شرح و بسط سے ذکر ہے جلی للدیہ عہ

شرح فصوص الحکم عربی } اہل تصوف کے نزدیک جو رتبہ امام اکبر حضرت محی الدین ابن عربی کی فصوص الحکم کو حاصل ہے شاید ہی کسی کتاب کو حاصل ہوگا - یہ کتاب حقائق و معارف کا مجموعہ ہے - اور اسپر مولانا جامی رحمہ کی شرح سونے پر سہاگہ - اصلی قیمت للعہ رعایتی صرف عمہ

ازالۃ الغین عن } کلمہ طیبہ پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں اسکا جواب ملاحظہ ہو

کلمۃ الشہادتین } محمد امین صاحب واعظ اہلحدیث کا نوٹس لے دیا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء نے پسند فرمایا ہے قیمت ۱ر

غلط شکوہ } پروفیسر ڈاکٹر اقبال کے شکوے کا ناقدانہ جواب - ہدیہ عبدالعزیز کا نوشتہ ۲ر

ارمغان عید } گذشتہ اور موجودہ شعرائے نامدار اور ناثران ذی وقار کے مضامین نظم و نثر کا قابلِ دید مجموعہ قیمت ۱ہر

لکچرار } واعظوں، مقرروں کیلئے اسکا دیکھنا نہایت ضروری ہے تقریر بادلنظ نامیں رکاوٹ کیوں ہوتی ہے - سپیکر کو کن مشکلات کا سامنا ہوتا ہے ان کے مفصل اسباب بیان کرنے کے بعد تقریر میں روانی پیدا کرنے اور تقریر کو مقبول عام بنانے کے ذرائع بتائے گئے ہیں - قیمت اصلی عہ رعایتی صرف ۱۱ر

علم طب کا نچوڑ } طب اور ڈاکٹری کے بہت سے چٹکلے اور جڑی بوٹی کے مسائل اور مجربات درج کئے گئے ہیں - لطف و جدید رعایتی ۵ر

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ تاجر کتب امرتسر

مومیائی

عدد ۲۶/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ودق - دمہ - کھانسی - بیہوشی اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن لوگوں کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے مرد - عورت بچے - بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کی جاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوسکتی قیمت فی چھٹانک عہ ۱۲ آدھ پاؤ پانچ روپے پاؤ پچھتر روپے محصولڈاک وغیرہ - ممالک غیر کو محصول علاوہ

تازہ شہادت

میاں بقراعیدی شاہ صاحب مؤذن لکھتے ہیں

آپ کی مومیائی نے مجھے بہت فائدہ دیا نہایت عمدہ اور اکسیر دوا ہے - مہربانی کرکے آدھ سیر مومیائی بذریعہ وی پی بواپسی ڈاک بہت جلد روانہ فرمادیں (۵ جولائی سنہ ۱۵ء)

ابی اللہ داد و ابو حسن احمد ٹانڈہ سے لکھتے ہیں

معظم بندہ تسلیم! قبل ازیں بنام حافظ عبد الغنی سوداگر حاجی عبد الغنی خان صاحب خریدار اہلحدیث ٹانڈہ آنجناب کی مومیائی منگائی جس سے بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے مریضوں کو صحت ہوئی لہذا ملتمس ہوں کہ ایک چھٹانک بنام حمیدان بذریعہ وی پی بہت جلد ارسال فرماویں والسلام (۱۳ جولائی سنہ ۱۵ء)

حکیم محمد اسحاق صاحب کیو نجر گڑھ سے لکھتے ہیں جناب من تسلیم - مزاج شریف - قبل ازیں میں چند بار مومیائی آپ کے ہاں سے منگا چکا ہوں واقعی نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے آج ایک ٹکہ سیر اور بذریعہ وی پی روانہ فرمائیں (۲۱ جولائی)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹرہ قلعہ امرتسر

اسلام اور علم کو خیر نگ! اسلام کی تائید میں علمائے یورپ کی رائیں قیمت

AsliAhleSunnet.com

فہرست کتب دفتر اہلحدیث امرتسر

تقابل ثلاثہ - توریت - انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت - - - - عمر

اجتہاد و تقلید - اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے - - - - - ۳ر

القرآن العظیم - قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت دیا گیا ہے - - - - - ۱بر

الہام کی تشریح آریوں کا رد - - ۱ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن - مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا مکمل جواب - - - - - ۱۰ر

الہامی کتاب - وید اور قرآن کے الہام پر آریہ اور مسلمان عالموں کی دلچسپ بحث - - ۱ر

تبرء اسلام - مہاشہ دھرمپال آریہ کے رسالہ تخل اسلام کا جواب قابل دید - - - ۴ر

تعدیہ - ہندوؤں کے فرائض - - ۱ر

جہاد وید - وید سے جہاد کا ثبوت - ۲ر

ادب العرب - صرف نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھا ہے کہ اردو خوان بلا مدد استاد بھی مطلب سمجھ کر فائدہ اٹھا سکیں - - - ۶ر

خصائل نبی - شمائل ترمذی کا اردو ترجمہ - ۱ر

مناظرہ نگینہ - مشہور و معروف مناظرہ جو نگینہ میں آریوں سے ہوا تھا - - - - - ۴ر

الفوز العظیم - قرآن مجید کی قسموں پر بحث - ۳ر

فتوحات اہلحدیث - وہابی کورٹوں کے فیصلے بابت مسجد فرقہ اہلحدیث - - - - - ۳ر

ہدایت الزوجین - نکاح و طلاق کے مسائل اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان - - ۱ر

السلام علیکم - اسلامی سلام کے احکام - - ۱ر

سرکوب بدعت - بدعات کا رد - - - ۱ر

میل و لاپ - اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ ۳ر

توحید و تثلیث اور راہ نجات - اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے کا بلدیہ ہے - - - - - - ۲ر

اسلام اور برٹش لا یعنی سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ دکھا کر بدلائل ثابت کیا ہے کہ اسلامی قانون موجب فلاح و آسائش رعایا ہے - - - - - - ۴ر

رسوم اسلامیہ - رسوم قبیحہ کی تردید - ۱ر

شادی بیوگان اور نیوگ - - - - ۱ر

صحیفہ محبوبیہ - قادیانی رسالہ صحیفہ آصفیہ کا جواب اور مرزا صاحب کی تردید - - ۴۰۰ر

حدوث دنیا - دنیا کی پیدائش کے متعلق آریوں سے مباحثہ اور آریوں کا رد - - - ۱ر

شریعت و طریقت - ہر دو کا بیان - ۱ر

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما قابل دید رسالہ ہے - - - - - - ۵ر

حدوث وید - قدامت وید کا ابطال وغیرہ

سوامی دیانند کا علم و عقل - - - ۱ر

نماز اربعہ - اسلامی نماز کے احکام اور دیگر مذاہب کی عبادتوں سے مقابلہ - - - ۲ر

ثمرات تناسخ - تناسخ کے نتائج - - ۳ر

علم الفقہ - فقہ کی مروجہ کتابوں اور علم پر عالمانہ بحث - - - - - ۲ر

سیرۃ البخاری - امام بخاری کی سوانح عمری - - - - - - عمر

کلمہ طیبہ - کلمہ شریف کے دونوں حصوں لا الہ الا اللہ - محمد رسول اللہ کی صحیح تفسیر - ۱ر

اہلحدیث کا مذہب - فرقہ اہلحدیث یعنی موحدین کے مسلمہ مسائل کا بیان - - - ۳ر

المشتہر **مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

اول دانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر فرض و واجب ہے

میرا مصلگی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ اس میں کرامت ہے - ہاں البتہ اس کے اجزا سے یہ ثابت اور تجربہ ہو گیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اس وقت تک بلا اشتہار دئے صحت پا چکے ہیں لہذا مجھکو واسطے رفاہ عام کے اس کا اشتہار دینا ضروری ہوا - اس کے ایکبار کے استعمال سے درد دانت کی تکلیف اسی وقت نصف دور ہو جاتی ہے پھر تھوڑا تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد ایکدم دور ہو جاتا ہے یہ منجن صرف درد دانت کو ہی مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا - سڑ جانا اور رنگدگی دہن وغیرہ کو دور کرتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ - یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید مجرب ہے ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوتی ہے قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی) دیگر ہر قسم کی مفرد اور مرکب (مجرب) ادویات مل سکتی ہیں

المشتہر

خادم الاطباء محمد زبیر جعفری پھلواری پٹنہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک و بدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کی گئی ہے - ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں - پنجابیوں خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کار آمد اور مفید کتاب ہے -

ملنے کا پتہ میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

ردیجوت پر بننگ پریس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شائع کیا

AsliAhleSunnet.com

مدعی سست گواہ چست

مولوی ابورحمت حسن کی غلط بیانیاں

آریوں کی طرف سے رسالہ مباحثہ جبلپور شائع ہوگیا۔ اُس میں ہر سہ مناظرین کی تقریریں نہایت ہی تحریف اور تبدیل کے ساتھ درج کی گئی ہیں اس کا جواب انشاءاللہ مسلمانوں کی طرف سے جلد شائع ہوگا۔

مولوی ابورحمت کا ایک ریویو مسافر آگرہ میں شائع ہوا ہے جو سراسر افترا پردازیوں اور غلط بیانیوں سے مملو ہے جسکے ایک حصہ کی تردید مولوی ثناءاللہ صاحب کر چکے ہیں۔

مولوی ابورحمت کے چند بیانات کا محض بے اصل ہونا رسالہ بالا ہی سے ثابت ہوتا ہے۔

(۱) مولوی صاحب اپنے ریویو میں تحریر فرماتے ہیں:-

سب سے وزنی شرط یہ تھی کہ کسی کا کوئی اعتراض وید اور قرآن سے باہر نہ ہو جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا۔

اب ہمیں رسالہ مذکورہ دیکھنا چاہئے کہ شرط بالا کے خلاف اولاً کس نے عمل کیا۔ مولوی ثناءاللہ صاحب کی پہلی تقریر قرآن مجید کی چند آیتیں اور اُنکا ترجمہ ہے اور بس۔ دھرم بیر کی پہلی تقریر ملاحظہ ہو مندرجہ رسالہ بالا صفحہ ۹

اگر کہو کہ آدم کے وقت میں کہ جس کو بمشکل ۶ ہزار ہوتے ہیں تو یہ سائنس کے خلاف ہے۔ مولوی صاحب سچ بتلائے یہ اعتراض قرآن سے باہر ہے یا نہیں؟ مولوی ثناءاللہ صاحب کی دوسری تقریر مندرجہ رسالہ بالا ملاحظہ کیجئے کوئی بات قرآن اور وید سے باہر نہیں ہے۔ مولوی ابورحمت صاحب غور سے سُنئے۔ پنڈت دھرم بیر کی تقریر صفحہ ۱۲:-

اگر وہ مجسم نہ ہوتا تو حضرت محمد صاحب کو یعنے ملاقات کیلئے ساتویں آسمان پر ہی کیوں جانا پڑتا

کیوں مولوی صاحب! یہ مضمون سراسر قرآن شریف ہی کا ہے؟ افسوس۔ آریو غور کرو تمہارے وکیل نے شرط بالا کے خلاف یہ دوسرا اعتراض کیا ہے۔

مولوی ابورحمت حسن کا دوسرا دروغ بیفروغ سُنئے:-

اور طعنہ آمیز الفاظ میں کوئی کسی پر اعتراض نہ کرے جس کا خلاف مولوی صاحب نے خود کیا

مولوی ثناءاللہ صاحب کی پہلی تقریر کی نسبت کسی مخالف کا حوصلہ نہیں ہوسکتا جو ثابت کرسکے کہ اُس میں طعنہ آمیز اعتراض تھے۔ اجی اسمیں کوئی اعتراض تھا ہی نہیں۔ مولوی صاحب نے کلام مجید کی چند آیتیں تلاوت کی تھیں اور اُن کا ترجمہ کیا تھا اگر شک ہو تو دیکھو تقریر مندرجہ رسالہ بالا:- مولوی ابورحمت صاحب! ذرا گوش ہوش سے سُنئے آپکے پنڈت دھرم بیر کیا فرماتے ہیں (دیکھو پنڈت دھرم بیر کی پہلی تقریر مندرجہ رسالہ مذکور)

اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ اسلامی خدا خدائی کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے وہ تو انسان سے بھی کمزور ہے؟ پھر توحید فی الصفات کے راگ الاپنے سے کیا مطلب؟ خدا تعالیٰ بآرام اپنی گزران کر رہا تھا پھر کون سی طاقت نے اس کو مجبور کیا کہ وہ دنیا کو بنا کر مفت کا درد سر مول لے؟ پہلی صورت میں خدا پر فضول کام کرنے کا الزام عائد ہوتا ہے کیونکہ جو روح آئندہ ایک ہزار سال بعد جسم پائیگی وہ فضول کیوں بنا دی گئی کیا یہ بیوقوفی کا کام نہیں؟

فقرات بالا بطور نمونہ صرف پہلی تقریر سے پیش کئے گئے ہیں۔ اب پنڈت لکشمیدت کی تقریر کی نسبت سُنئے۔ وہ بیچارہ اپنی سخت گوئی اور بدزبانی کا خود معترف ہے اسلئے حوالہ دینے کی ضرورت نہیں صرف اقرار کافی ہے:-

میں نے اس غرض کو پورا کرنے کیلئے طعن و تشنیع بھی کی اشتعال بھی دلایا غصہ وغیرہ بھی دلائی اور بعض سخت الفاظ بھی انہیں بھڑکانے کیلئے اپنی عادت کے خلاف استعمال کئے۔

پنڈت لکشمیدت اپنی بدکلامی کا خود مقر ہے مگر پنڈت دھرم بیر کے مرقومۃ الصدر اعتراضات کی نسبت منصف مزاج آریوں سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ اعتراضات طعنہ آمیز اور متانت سے گرے ہوئے نہیں ہیں۔ کیا ایک مہذب اور ذی علم کا یہ شیوہ ہوسکتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی نسبت ایسے غیر مہذب الفاظ میں اعتراض کرے۔ اے انصاف کے دعویدار مولوی صاحب! بتلاؤ مولوی ثناءاللہ صاحب کی پہلی تقریر میں کون سا فقرہ طعنہ آمیز ہے! اور کیا پنڈت دھرم بیر کی پہلی تقریر طعن و تشنیع سے بھری ہوئی نہیں ہے؟ ہائے رشک و حسد تیرا ستیاناس ہو۔ مولوی ابورحمت کا کذب صریح سُنئے:-

"تقریر کے حرف بحرف ہونے کا ثبوت دیا!"

کیا یہ مضمون قرآن شریف کا ہے؟ اگر نہیں ہے تو دھرم بیر نے سخت شرط شکنی کی۔ کیوں مولوی صاحب کیا حکم ہوتا ہے؟ مولوی صاحب نسیان کا علاج کرائیے پنڈت مذکور نے اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دیا دیکھو پنڈت دھرم بیر کی تمام تقریریں مندرجہ رسالہ بالا مولوی صاحب کا سب سے بڑا بہتان سُنئے۔

"اور خود آن پر کوئی اعتراض بھی نہ کیا" اس کے برخلاف پنڈت لکشمیدت جی کیا ارشاد فرماتے ہیں:-

میں مولوی صاحب کی کانشنس سے اپیل کرتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ کیوں مولوی صاحب کل اور پرسوں جب آپ مجیب تھے تو آپ کو ہر سوال کرنیکا حق کہاں سے حاصل ہوگیا تھا؟

مولوی صاحب آپ سچ کہہ رہے ہیں یا پنڈت جی مہاراج؟ سوچ کر بتلانا! ایک بڑے لطف کی بات سنئے مولوی صاحب ارشاد فرماتے ہیں:-

قابل اشخاص پہلے دن کی گفتگو سُنکر دوبارہ تشریف نہ لائے؟

مولوی صاحب ذرا ادھر دیکھنا آپکے دوست کیا تحریر فرماتے ہیں

آج یعنے تیسرے دن حاضرین کی تعداد پہلے دنوں سے بڑھی ہوئی تھی جسکا اندازہ پندرہ ہزار کے قریب لگایا جاتا تھا جس میں شہر کے تمام وکیل بیرسٹر کالجوں کے پروفیسر اعلےٰ ہندوستانی حکام وغیرہ شامل تھے؟ مولوی صاحب کی خدمتمیں بادب گزارش ہے کہ وہ بندیلہ [illegible]

[illegible] (۸۵۶)

مذاکرہ علمیہ

نمبر ۸

(بابت مسئلہ اجماع)

(از مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اس مذاکرہ کا خاتمہ عرصہ سے ہو چکا ہوتا میں مولانا ایڈیٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری درخواست پر اس کی میعاد کو وسیع کر دیا۔ مکرر شکر گزار ہوں کہ مجھے دوبارہ عرض مطلب کا موقعہ دیا جزاھم اللہ خیر الجزاء۔ تحریر سابق نمبر ۱ مجریہ ۹ اپریل سنہ ۳۶ء میں خاکسار اجماع کے اقسام اور اس کی سند اور حجیت پر بحث کر چکا ہے۔ اب اس تحریر میں اس کی حقیقت کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

تنبیہ ۔ تحریر سابق کا جواب جن صاحب نے لکھا ہے اُن کی خدمت میں بعد شکریہ کے معروض ہے کہ وہ پہلے میرے مضمون کو بغور مطالعہ فرمائیں اور سمجھیں کہ میں کس امر میں آپ صاحبوں سے اتفاق رکھتا ہوں اور کس امر میں اختلاف۔ پھر یہ کہ اختلاف کی وجہ کیا ہے۔ پھر یہ کہ علم اصول میں من حیث الدلیل اُس اختلاف کا فیصلہ کس کے حق میں ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس غور و تامل کے بعد وہ صاحب میرے مدعا کو پا کر اور کتب اصول کی تصریحات کو دیکھکر مجھ سے موافقت کرینگے۔ میں بوثوق کہتا ہوں کہ میرا مدعا اہل سنت خصوصاً اہلحدیث علماء کے نزدیک جو جامع درایت و روایت ہوں ہرگز قابل اختلاف نہیں ہے۔ اور وہ کس طرح ہو سکتا ہے جب میں نے بالتصریح واضح کر دیا ہے۔

(۱) زیر غور امر تو یہ ہے کہ امت کا کسی امر پر مجتمع ہو جانا ہی اُس امر کی حجیت کی دلیل ہے یا اُس اجماع کے لئے کسی سند شرعی کی بھی حاجت ہے۔ (اہلحدیث ۹ اپریل ص ۳ کالم ۱)

(۲) مجرد جماعت کی بات ہونے سے وہ بات حجت شرعی نہیں بن سکتی جب تک اُس کیلئے کوئی دلیل کتاب و سنت سے نہ ہو۔ ہاں جو کتاب و سنت سے ماخوذ ہو اجماع اُس کا مؤید ہو سکتا ہے (ص ۵ کالم ۱)

(۳) (شاہ صاحب نے) اس میں اُس اجماع کو جو حجت شرعی ہو سکتا ہے اُس اجماع سے جو حجت شرعی نہیں ہو سکتا بالکل الگ کر دکھایا ہے اور ہم بھی صرف اُسی اجماع کے متعلق غلط فہمی دور کر رہے ہیں جس کی کتاب و سنت میں سند نہ ہو (ص ۵ کالم ۲)

اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے میں نے کثرت سے کتب اصول کی تصریحات نقل کی تھیں اور محض اپنی رائے و قیاس پر بنا نہ رکھی تھی۔ اور ساتھ ہی بعض اُن متمسکات کا جواب بھی بحوالہ کتب مدلل دیدیا تھا جو قائلین اجماع پیش کیا کرتے ہیں۔ تاکہ مضمون ہر دو جہت (اثبات مدعا اور ابطال دلیل مخالف و ابطال مدعائے مخالف) سے مکمل ہو جائے۔ لیکن افسوس میرے مجیب صاحب نے ان امور پر ہرگز نظر نہیں کی اور یہ خیال کر کے کہ گفتگو مسئلہ اجماع میں ہے۔ جو کچھ ذہن میں پہلے مرتسم تھا وہی نقل کر دیا جسے میرے مدعا سے تائیدی یا تردیدی کوئی بھی تعلق نہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب وہ صاحب میری اس گزارش کو ملحوظ رکھکر اُس مضمون کو مکرر مطالعہ فرمائیں گے تو اُن کو تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کی تحریریں خاکسار کی تحریر کا جواب نہیں ہیں۔ فارجع البصر هل ترى من فطور۔

اس کے علاوہ میں یہ بھی گزارش کرونگا کہ اصل مسئلہ جو اس مضمون میں میں نے ذکر کیا ہے وہ تو یہ ہے کہ شریعت کا مقرر کرنا صرف خالق برحق کا حق ہے اور اس کی طرف سے ہم تک شریعت کے پہنچنے کا ذریعہ اُس کے رسول علیہم السلام ہیں۔ پس جو کچھ اُس نے اپنے رسولوں کی معرفت ہمارے لئے مقرر کیا اور ہم پر واجب کیا وہی اس کی شریعت ہے اور اسی کی تعمیل ہم پر واجب[۱] ہے۔ اس کے ضمن میں بطور تنبیہ اتباع سلف و اجماع کا ذکر بھی کیا محض اس خیال سے کہ بعض لوگ اسے بھی واجب بہر حال جانتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے واجب نہیں کیا۔

پس جب تک اصل مسئلہ استحقاق و ذریعہ تقرر شریعت کا جواب دیکر اتباع اجماع یا اتباع سلف کو واجب ثابت نہ کیا جائے میرے مضمون کا جواب نہیں ہو سکتا جو ناممکن ہے۔

خیر آج پھر میں مسئلہ اجماع کو اس پیرائے میں ذکر کرتا ہوں کہ یہ تو مسلم ہے کہ اجماع پر نظر صرف اُن جزئیات اجتہادیہ میں کی جاتی ہے جو غیر منصوص ہوں۔ اور یہ بھی مسلم ہے کہ اجتہاد کے لئے کتاب و سنت میں سے کسی ایسی نص کا ہونا ضروری ہے۔ جس پر اس کی بنا رکھی جا سکے۔ جب یہ دونوں مقدمے ذہن میں آ جائیں گے تو مطلع بالکل صاف ہو جائیگا۔

اجماع سے مراد اجتماع آراء ہے یعنی سب راؤں کا ایک امر پر متفق ہو جانا (یہ بات اس وقت ہمارے مبحث سے خارج ہے کہ سب راؤں کے اتفاق کی نسبت ہمیں علم ہو جانا عادتاً ممکن بھی ہے یا نہیں) اور یہ رائیں کسی ایسے امر میں ہوتی ہیں جس کی نسبت قرآن و حدیث میں کوئی منصوص حکم نہ پایا جائے۔ کیونکہ نص اپنے ثبوت میں اجماع کی محتاج نہیں۔ چنانچہ یہ امر خود اجماع کی تعریف سے معلوم ہو سکتا ہے۔ تنقیح میں علامہ عبید اللہ بن مسعود فرماتے ہیں:

ھو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فی عصر علی حکم شرعی (توضیح تلویح مصری جلد ۲ ص ۴۱)	اجماع ایک زمانہ کے مجتہدین کے اتفاق کو کہتے ہیں جو کسی امر شرعی پر ہو۔

اس تعریف میں مجتہدین کی قید غیر مجتہدین کو خارج کرنے کے لئے ہے۔ چنانچہ علامہ تفتازانی اسکی شرح تلویح میں فرماتے ہیں:۔

وقید بالمجتہدین اذ لا عبرۃ باتفاق العوام (مصری جلد ۲ ص ۴۱)	مجتہدین کی قید اسلئے ہے کہ عوام کے اتفاق کا اعتبار نہیں۔

اس قید کے ذکر سے صاف ظاہر ہے کہ اس

[۱] ناحق سمجھے اور کچھ ہوس ہے ہو قرآن و حدیث جسکو بس ہے (منہ)

(۲۵۷)

AsliAhleSunnet.com

اجماع میں جس کا ذکر ہمارا مقصود ہے وہ امور مخصوصہ ہیں جن میں مجتہد اور غیر مجتہد کی تمیز ضروری ہے اور وہ غیر منصوص جزئیات اجتہادیہ ہیں۔ نہ کہ نصوص۔ چنانچہ مصنف تنقیح نے باب اھلیۃ من ینعقد بہ الاجماع میں متعین مجتہد کا ذکر کر کے اس کی تفصیل کی ہے:۔

واما عامۃ الناس فیما لا یحتاج الی الرأی کنقل القرآن وامھات الشرائع داخلون فی الاجماع کالمجتھدین وفیما یحتاج لا عبرۃ بھم (صفحہ)

جو باتیں رائے کی محتاج نہیں ہیں جیسے نقل قرآن اور دیگر اصول شریعت اُن کے اجماع میں عوام لوگ داخل ہیں اور جو امور رائے کے محتاج ہیں۔ ان میں عوام کا اعتبار نہیں۔

اس عبارت سے مطلب صاف ثابت ہے کیونکہ اس میں صرف مجتہدین کی ضرورت کو ان امور میں تسلیم کیا ہے جن میں رائے و قیاس کو دخل ہے۔ اور وہ غیر منصوص جزئیات اجتہادیہ ہیں نہ کہ نصوص۔

خود مصنف تنقیح نے اس کی شرح توضیح میں جو کچھ لکھا ہے وہ بہت نفیس و مفید ہے اس لئے ہم اس کو پورا نقل کرتے ہیں۔

اعلم ان الاجماع علی نوعین احدھما اجماع یفید قطعیۃ الحکم ای سندہ الاجماع لا یکون موجبا للقطع بل الاجماع یفید القطعیۃ والثانی اجماع لا یفید قطعیۃ الحکم ان یکون سند الاجماع موجبا للقطع ثم الاجماع یفید زیادۃ تاکید فنقل القرآن و امھات الشرائع من ھذا القبیل والاجماع الاول لا ینعقد ما بقی مخالف واحد وذالک

اجماع دو قسم پر ہے۔ ایک وہ جو قطعیت حکم کا فائدہ دیتا ہے یعنی اجماع کی سند (بذات خود) موجب قطعیت نہیں ہوتی بلکہ اس میں اجماع سے قطعیت ہو جاتی ہے دیگر وہ اجماع جو قطعیت حکم کا فائدہ نہیں دیتا۔ بدیں وجہ کہ سند اجماع (بذات خود) موجب قطعیت ہوتی ہے پھر اجماع اس پر زیادہ تاکید کا فائدہ دیتا ہے چنانچہ

الی الف او خالف اخر فی عھد اٰخر لا یکفر بالمخالفۃ واما الاجماع الثانی فلیس کذالک فان الحکم قطعی بدونہ فلیس المراد انہ لو لم یوافق جمیع العوام لا ینعقد الاجماع حتی لا یکفر الجاحد بل لا یمکن لاحد من الخواص والعوام المخالفۃ حتی لو خالف احد یکفر (صفحہ جلد ۲)

قرآن مجید اور اصول شریعت اسی قبیل سے ہیں۔ اور پہلی قسم کا اجماع منعقد نہیں سمجھا جاتا۔ جب تک کہ ایک مخالف بھی باقی رہے اور اس مخالف کو یا کسی اور مخالف کو جو کسی دوسرے زمانے میں ہو مخالفت کے سبب کافر نہیں کہہ سکتے۔ لیکن دوسری قسم کے اجماع کا حکم ایسا نہیں کیونکہ حکم اس کے بغیر ہی قطعی ہوتا ہے۔ پس اس سے یہ مراد نہیں کہ جب تک سب عوام موافق نہ ہوں تب تک اجماع منعقد ہی نہ ہو سکیگا اور منکر کو کافر بھی نہ کہہ سکیں گے بلکہ اس (قسم ثانی) کی مخالفت نہ تو کسی خاص کو جائز ہے اور نہ عامی کو حتیٰ کہ اگر کوئی مخالفت کرے تو وہ کافر سمجھا جائے گا۔"

اس عبارت سے علاوہ امر مقصود کے بعض دیگر امور بھی ثابت ہوتے ہیں جن کی طرف ہم فیصلہ کے لئے ناظرین کو خاص توجہ دلاتے ہیں۔

اول۔ اجماع خواہ موجب قطعیت ہو خواہ تاکیدی ہو اس کی سند ضروری ہے یعنی کتاب و سنت سے ایسا امر ضرور ہونا چاہیئے جس کو ملحوظ رکھکر وہ اجماعی رائے قائم کی گئی ہے۔ اگر وہ قطعی ہے جیسے قرآن مجید اور ارکان اسلام تو ایسے اجماع کے ہو جانے سے صرف فائدہ تاکید کا ہوتا ہے اور نہ ہو تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا اور اگر اس کا ثبوت قطعی نہیں جیسے بعض جزئیات حدیثیہ۔ تو اجماع کے ہونے سے وہ امر بھی قطعی سمجھا جائیگا

دوم۔ قسم اول یعنی وہ اجماع جس کی سند قطعی نہیں اور اس میں صرف اجماع سے قطعیت ہوئی ہے اس میں اگر ایک زمانہ میں مخالفت نہیں ہوئی تو دوسرے زمانہ میں مخالفت قطعاً جائز نہیں۔

سوم۔ ایسے اجماع کے مخالف کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

چہارم۔ قسم ثانی جس میں اصول شریعت اور ارکان اسلام داخل ہیں اپنی قطعیت میں اجماع کی محتاج نہیں اس کے منکر کو کافر کہہ سکتے ہیں۔

ان اشارات و تنبیہات و تصریحات کے بعد میں اصل مطلب پر آتا ہوں کہ جب اجماع کا اصل مادہ ہی اجتہاد ہے اور اجتہاد کے لئے کسی مبنی و مستند کا ہونا ضروری ہے تو اجماع کے لئے بھی کسی مستند کا ہونا کیوں ضروری نہیں

استحسان۔ اجتہاد و اجماع کے لئے ایک صورت استحسان بھی ہے اسلئے اگر اس کا ذکر نہ کروں تو شاید مضمون نامکمل سمجھا جائے۔

اس کی تقریر یوں ہے کہ گو کوئی امر قرآن و حدیث میں مذکور نہ ہو یا بر عایت قواعد اجتہاد اُن سے مستنبط بھی نہ ہو سکتا ہو۔ لیکن اگر امت مرحومہ کے بڑے بڑے امام و مجتہد جن کو نصوص کتاب و سنت محفوظ اور احکام شریعت کی علتیں اور حکمتیں ملحوظ ہیں اور اُن کا تقوے و دیانت مسلم بلکہ قابل رشک ہو ایک امر میں سب کے سب بالاتفاق یا اُن میں سے اکثر ایک رائے قائم کریں تو ان سب کی رائے کا غلط ہونا مشکل ہے خصوصاً اُن (متاخرین) کے سامنے جو علم و فضل اور تقوے و دیانت اور حفظ نصوص اور رعایت علل میں غرض کسی امر میں بھی اُن کے ہمپایہ نہوں ناممکن ہے جب یہ حال ہے تو بموجب اس روایت کے کہ

ما راٰہ المؤمنون حسنا فھو عند اللّٰہ حسن (مشکوٰۃ صفحہ)

جس امر کو مسلمان (باتفاق) اچھا جان لیں وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے!

اس کی پیروی خدا کی رضا کا موجب اور وہ بات بندوں کے حق میں ضرور مفید اور اُن کی حالتوں کے ضرور موافق و مناسب ہوگی جبہی اُس نے امت مرحومہ کے اکابر کو اتفاق رائے کی توفیق بخشی۔ ھذا التقریر دلیل الاستحسان علی ما ذکرہ بعض الاصولیین ملخصا من کتب شتی

AsliAhleSunnet.com

اما الجواب عن ھذا فاقول بحول اللہ و توفیقہ:

اول تو یہ گزارش ہے کہ گفتگو صرف واجب و حجت شرعی ہونے کے متعلق ہے مستحسن و جائز ہونے کے متعلق نہیں۔ جو صاحب وجوب کی بحث میں جواز کے دلائل ذکر کرتے ہیں وہ خلاف آداب مناظرہ چلتے ہیں بعض بزرگوں نے تو اس کو ایسا الٹ پھیر دیا کہ دیدہ دانستہ ہمکو بدنام کرنے کی غرض سے اصل مبحث سے منہ پھیر کر ہم پر ناکردہ گناہ کا الزام لگایا۔ اور ایسی باتیں ہماری طرف نسبت کر دیں جو نہ ہمارے قلم سے نکلیں اور نہ زبان سے ظاہر ہوئیں۔ اور نہ ہمارے دل میں مضمر ہیں ؎

قد اصبحت ام الخیار تدعی
علی ذنبا کلہ لم اصنع

چنانچہ ہمارے مکرم مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی خاکسار کی اس تقریظ کی نسبت جو مولانا شیر پنجاب (ایدہ اللہ بروح القدس) کے رسالہ صدق مقالہ اجتہاد و تقلید پر لکھی گئی تھی سخت خفگی ظاہر کر کے نہایت مستہجن طریق سے فرماتے ہیں کہ:- (۲۷۰)

اس نے (خاکسار یا حضرت شیر پنجاب سلمہم نے) یہ شعر (اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن۔ پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن) سنا کر یہ تعلیم کیا ہے کہ صرف ایک کتاب اللہ اور دوسری حدیث رسول اللہ صلعم پر عمل کرنا چاہئے۔ ان دونوں کے سوا قول اجماعیہ و اختلافیہ صحابہ و تابعین وغیرہ ائمہ دین کی پیروی کا نام نہ لینا چاہئے ان سب کا بائیکاٹ (علیحدگی) کر دینا چاہئے۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ ع ۳ صفحہ مضمون رسالہ اتباع سلف کی تکذیب)

گو ہم مولانا بٹالوی کی فضیلت علمی و سخن فہمی کے ہمیشہ سے قائل ہیں لیکن بقول صاحب رشید: حوالہ ضرور طلب کرینگے کہ مولینا اگر اس تمام قول کی نسبت ہماری طرف درست ہے اور یہ افترا نہیں ہے تو ہماری کسی تحریر یا شہادت تقریر کا حوالہ دیجئے ورنہ تسلیم کر لیجئے کہ فہم مادی حجت نہیں ؎ بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا!

خیر مولانا تو کسی خاص وجہ سے محض بدنام کرنے کے خیال سے ایسے ناکردہ گناہ ہمارے سر تھوپتے ہیں جن میں شاید یہ راز مخفی ہو کہ جو الزام و بہتان حنفیوں کی طرف سے ان پر لگائے جاتے تھے ان کا بدلہ ہو جائے۔ ان کے علاوہ کئی دیگر احباب بھی ہیں جنہوں نے بوجہ سادگی کے اصل مبحث پر غور نہ کر کے جواز کے دلائل بیان کرنے کرتے وقت لکھ دیا اور خیال کرتے رہے کہ ہم نے جواب میں بہت لمبا مضمون جس میں اتنی آیات اور اتنی احادیث صحیح و اقوال بزرگان سلف و خلف سے مدعا کو ثابت کیا ہے۔ لکھا ہے۔

سو ان حضرات کو معلوم ہو کہ بحث صرف وجوب میں ہے۔ اگر صاف سمجھ میں نہ آئے تو ان الفاظ میں سمجھائے دیتا ہوں کہ جو امر کتاب و سنت میں منصوص نہ ہو یا کم از کم کتاب و سنت سے بقیاس جلی مستنبط بھی نہ ہوتا ہو اگر اس کے متعلق کوئی امتی یا جماعت ایک رائے قائم کرے تو کیا دوسرے امتیوں پر اس کا تسلیم کر لینا بدیں معنے واجب ہے کہ اس کی عدم تعمیل پر خدا تعالیٰ کے ہاں عذاب ہو۔ اگر واجب ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ فافہم ولا تکن من القاصرین

ثانیاً یہ کہ خود استحسان کی نسبت ائمہ میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعی جس قدر اجماع کے مؤید ہیں اس سے بڑھکر استحسان کے مخالف ہیں۔ چنانچہ شارح اصول بزدوی فرماتے ہیں:-

نقل عن الشافعی ایضاً انہ بالغ فی الانکار الاستحسان وقال من استحسن فقد شرع (کشف جلد ۴ صفحہ ۱۱۲۳)

امام شافعی سے بھی منقول ہے کہ انہوں نے استحسان کا نہایت ہی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص استحسان سے بات کہتا ہے وہ گویا شریعت وضع کرتا ہے۔

اور حضرت حکیم الامت (قدس سرہ) حجۃ اللہ میں فرماتے ہیں:-

وقال رای الشافعی من استحسن فانہ اراد ان یکون شارعا۔ (حجۃ اللہ مصری جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

امام شافعی نے کہا کہ جو کوئی استحسان سے بات کہتا ہے وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ میں شارع بنجاؤں۔

اور اسی استحسان کی نسبت خود حضرت حکیم الامت دوسرے مقام پر فرماتے ہیں کہ یہ ایسا امر ہے کہ اس سے دین محرف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ آپ اسباب تحریف کو گنتے گنتے فرماتے ہیں:-

ومنھا الاستحسان وحقیقتہ ان یری رجل الشارع یضرب لکل حکمۃ مظنۃ مناسبۃ ویراہ یعقد التشریع فیختلس بعض ما ذکرنا من اسرار التشریع فیشرع للناس حسب ما عقل من المصلحۃ (صفحہ ۱۲۰)

دیگر ان اسباب میں سے استحسان ہے اور اس کی حقیقت یہ ہے کہ ایک آدمی دیکھتا ہے کہ شارع ہر حکم کے لئے ایک مناسب امر کو مرعی رکھکر شریعت مقرر کرتا ہے پس وہ بعض اسرار شریعت کو لیکر اپنی عقل اور فہم کے مطابق لوگوں کے لئے کوئی قانون مقرر کرتا ہے۔

اور دوسرے مقام پر ان امور کے بیان میں جنکے باعث حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اصول فقہ کی تدوین شروع کی فرماتے ہیں۔

ومنھا انہ رای قوما من الفقھاء یخلطون الرأی الذی لم یسوغہ الشرع بالقیاس الذی اثبتہ فلا یمیزون واحدا منھما من الآخر ویسمونہ تارۃ بالاستحسان واعنی بالرأی ان ینصب مظنۃ حرج او مصلحۃ علۃ لحکم وانما القیاس ان تخرج العلۃ من الحکم المنصوص ویدار علیھا الحکم فابطل ھذا النوع اتم ابطال وقال من

بعض وجوہ یہ ہیں کہ اس (امام) نے بعض فقہاء کو دیکھا کہ وہ قیاس کے ساتھ جس کو شرع نے ثابت کیا ہے اس رائے کو بھی ملاتے ہیں جو شرع نے جائز نہیں رکھی وہ ایک کو دوسرے سے تمیز نہیں کرتے۔ کبھی اس کو استحسان کہتے ہیں۔ اس رائے سے میری مراد یہ ہے کہ کسی حرج و یا کسی مصلحت عامہ کو حکم کیلئے علت قرار دیا جائے اور

> استحسن فانه اراد ان يكون شارعا (صفحہ ۱۳)

قیاس تو یہ ہے کہ علت حکم کو حکم سے نکالا جائے پس امام شافعی نے اس قسم کی رائے کو بالکل باطل ٹھیرایا اور کہا جو کوئی استحسان کرنے وہ شارع بننا چاہتا ہے؛

جیساکہ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے امام شافعی کی نسبت ذکر کیا ہے۔ خود حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی اس مسئلہ کو کتاب الام کے اوائل میں نہایت بسط سے لکھا ہے۔

چنانچہ آپ باب الاستحسان میں فرماتے ہیں۔

> وهذا يبين ان حراما على احد ان يقول بالاستحسان اذا خالف الاستحسان الخبر (رسالہ فی اصول الفقہ)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ استحسان کا قائل ہونا حرام ہے جب استحسان حدیث کے مخالف ہو؛

مسئلہ استحسان میں امام شافعی نے جو اختلاف امام ابوحنیفہ سے کیا ہے علامہ تفتازانی نے اس کے متعلق توضیح میں ہر دو اماموں میں محاکمہ کی عجیب صورت لکھی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ اس اختلاف میں مصیب کون ہے۔ ہم اس محاکمہ سے بھی اپنا مدعا ثابت کرتے ہیں اور ہمارا مدعا یاد رہے کہ بلادلیل بات شریعت میں حجت نہیں خواہ اسکا قائل ایک ہو خواہ بہت۔ خیر علامہ تفتازانی اس اختلاف کو محض نزاع لفظی قرار دیکر فرماتے ہیں

> فان القائلين بالاستحسان يريدون به ما هو احد الادلة الاربعة على ما سنبينه والقائلون بان من استحسن فقد شرع يريدون ان من اثبت حكما بانه مستحسن عنده من غير دليل من الشارع فهو الشارع لذلك الحكم حيث لم ياخذه من الشارع والحق انه لا يوجد في الاستحسان ما يصلح محلا للنزاع۔ (توضیح مطبوعہ مصر جلد ثانی صفحہ ۸۱)

جو لوگ استحسان کے قائل ہیں وہ اس کو ادلہ اربعہ میں سے ایک جانتے ہیں اور جو اس بات کے قائل ہیں کہ جو استحسان کرے اس نے گویا بغیر شرعی دلیل کے حکم ایجاد کیا۔ پس وہ گویا اس حکم کا شارع ہے کیونکہ اس نے شارع سے یہ حکم حاصل نہیں کیا حق یہ ہے کہ استحسان ایسا نہیں پایا جاتا جو محل نزاع کے قابل ہو؛ اس عبارت میں علامہ نے فیصلہ کر دیا کہ قائلین استحسان کی نظر بھی دلیل شرعی پر ہوتی ہے پس اس سے ہمارا مدعا حاصل ہے کہ استحسان بذات خود حجت شرعی نہیں ہے۔ اسی مسئلہ استحسان پر ہم ایک اور نظر سے بھی روشنی ڈالتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ ہم استحسان کی بنا پر کوئی امر شرعی مقرر نہیں کر سکتے۔ اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ احکام شرعیہ کی تعمیل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور اس کے غضب سے اماں طلبی اور نیک جزا (جنت) کے حصول کے لئے ہے اور ظاہر ہے کہ جب تک کوئی مالک کسی مزدور کو خود کسی عمل پر نہ لگائے۔ مزدور اجرت حاصل کرنے کا استحقاق نہیں رکھتا۔ چنانچہ یہ امر حضرت فاضل نے آیت لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا کہف پ ۱۶ (اگر تو چاہتا تو (اپنی) اس (عمل) کی اجرت مقرر کر لیتا) کے ذیل میں ذکر بھی کیا ہے۔ اور اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کی زبانی قرآن شریف میں بار بار فرمایا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ہود پ ۱۲ (میری مزدوری تو صرف خدا کے ذمے ہے) کیونکہ ان کو تبلیغ شرع کی خدمت پر خدا تعالیٰ نے مقرر کیا تھا نہ کہ لوگوں نے۔ فتامل۔

اور اسی بنا پر اہل کتاب کی نسبت فرمایا۔ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ حدید پ ۲۷ (اہل کتاب نے) رہبانیت از خود اختراع کر لی ہم نے ان پر مقرر نہیں کی تھی)

حاصل کلام یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا اسی کام سے حاصل ہو سکتی ہے اور اس سے نیک اجر (جنت) اسی عمل پر مل سکتی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لئے خود مقرر کیا ہو یا اپنے رسول برحق کے ذریعہ قائم کیا ہو۔

علم کلام میں اشاعرہ وغیرہم میں اس امر میں اختلاف ہے کہ حسن و قبح عقلی ہے یا شرعی ہے۔ معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ عقلی ہے۔ اور اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ شرعی ہے۔ اس عقدے کا حل بہت لوگوں پر مشکل پڑا ہے اور وجہ مشکل کی یہ ہے کہ متخاصمین نے اس بحث کو نظر انداز کر دیا اور وہ یہ ہے کہ ہم حسن و قبح کے عقلی ہونے کا کلیتاً انکار نہیں کرتے کیونکہ بہت سے کاموں میں حسن و قبح کے متعلق عقل حکم لگا سکتی ہے اور بہت سے میں نہیں۔ جن میں عقل حکم نہیں لگا سکتی ان کا حسن و قبح شرع سے ثابت ہے۔ لیکن اس نزاع کا منشا تو یہ ہے کہ جن کاموں کو ہم نے محض عقل سے اچھا سمجھکر بغیر حکم شرع کے کیا ہے آیا ہمیں ان پر قیامت کو جزا ملے گی یا خدا تعالیٰ نے ان پر جزا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو چشم ما روشن دل ماشاد ہمیں انکار نہیں۔ لیکن اگر جواب نفی میں ہے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ اس لحاظ سے کہ اعمال کا حساب اور ثواب و عقاب صرف خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتا ہے اعمال کا حسن و قبح عقلی نہیں بلکہ شرعی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مرضی و نامرضی شرع سے معلوم ہو سکتی ہے نہ کہ مجرد عقل سے۔ امام غزالی نے اپنی مشہور کتاب اقتصاد میں اس مسئلہ کو اسی طریق پر حل کیا ہے جزاہ اللہ خیر الجزاء۔ پس جب روشن ہو گیا کہ جزا حاصل کرنے کے لئے شریعت کی اجازت ضروری ہے تو وہ استحسان جس کی سند قرآن و حدیث میں نہیں ہے۔ قیامت کے دن کسی کام نہیں آئیگا لہذا شریعت میں اس کا کچھ بھی اعتبار نہیں۔ واللہ الہادی (خاکسار ابراہیم سیالکوٹی)

ایڈیٹر۔ یہ مذاکرہ ختم ہے تاہم اس کی اہمیت پر نظر کر کے اعلان کیا جاتا ہے کہ چار مستند اہل علم کی خواہش پر ایک مہینہ اور جاری رہ سکتا ہے؛

اجتہاد و تقلید۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۳/
(مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

قادیانی مشن

گل دیگر شگفت

سنتے ہیں ترکی سلطنت کا علاقہ ایشیا کوچک ملک شام بہت زرخیز ہے مگر قادیانی مشن کی سرزمین اس سے بھی زیادہ مردم خیز ہے۔ ذرا دیر کے لئے دانا اس میں رہے اتنا پھلتا پھولتا ہے کہ بڑے بڑے درخت سے بڑھ جاتا ہے آج ہم اس سرزمین کے ایک درخت کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں جو قادیانی مشن کا پھلا پھولا درخت ہے گو چند دنوں سے اس سرزمین کو چھوڑے ہوئے ہے مگر اس کا اثر ما حال اس میں پایا جاتا ہے۔

اس شخص سے مراد ہماری منشی عبد العزیز زمیندار بٹالہ ہیں۔ جو مرزا صاحب قادیانی سے اب تک بھی اخلاص رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اخلاص کے مظہر الفاظ یہ ہیں:-

مرزا صاحب کا اصل مصدق میں ہوں جو ان کے مذہب کو زندہ کرتا ہوں (اشتہار فاروق صفحہ)

مگر قادیانی گدی نشین سے آپ کو اختلاف ہے اس لئے ایک اشتہار موسومہ فاروق شائع کیا ہے جس میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مطلب کی بات جو ہم یہاں نقل کرنا چاہتے ہیں وہ تحدی (چیلنج) ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ میں مرزا صاحب کا پورا رنگ ہے۔ آپ قادیانی سجادہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:-

مجھ کو وحی آئی ہے کہ میرے کلام کا کوئی رد نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی ارادہ کرے گا تو اس کا ہاتھ قلم برداشت نہیں کرے گا۔ اور یہ وہ نشان ہے جو مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے اور معقول لکھنے والے اور کبھی نہ رکنے والے ہیں اگر میرے مسلمات کی تردید کر دیں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کو فخر سمجھونگا اور اپنی تحریرات کو کالعدم کر دونگا۔ اور اگر میری تحریرات کے مقابل آپ کا ہاتھ قلم کو برداشت نہ کر سکا تو آپ کو مناسب ہے کہ مجھکو خدا کی طرف سے سمجھیں اور میرے ہمخیال ہو کر عامل بالقرآن کہلائیں اور عام مسلمانوں کو بھی عامل بالقرآن ہی بنائیں۔ مرزا صاحب بھی عامل بالقرآن تھے۔ ان کے ذاتی دعوےٰ کو چھوڑ کر دیکھو قرآن کی کیا عزت ان کے دل میں تھی ؎

باران فضل رحماں آمد بمقدم او
بدقسمت انکہ از وے سوئے دگر دویدہ

اس اقتباس سے ناظرین ہمارے دعوے کی صحت سمجھ گئے ہونگے کہ مرزا صاحب کا پورا رنگ آپ پر چڑھ رہا ہے جس طرح وہ اپنے مخالفوں کو للکارا کرتے تھے کوئی قدم میرے سامنے جم نہیں سکتا اور جو میرے جیسا من چلا خاص قادیان میں بھی جا پہنچے تو حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لاتے۔ اسی طرح منشی صاحب نے دعوے کیا مگر لطف یہ کہ جس پیر سے یہ فن (تیر اندازی) سیکھا اسی کے گھر کی طرف رخ کیا۔ ممکن ہے اس کا جواب وہ یہ دیں کہ جس گھر سے فیض پایا ہو اسی گھر کو فیض پہنچانا چاہئے ہم منتظر ہیں کہ قادیانی سجادہ نشین کی طرف سے اس کا جواب کیا نکلتا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے بڑے مدعی کو نظر انداز کرنا قرین مصلحت نہیں۔

مباحثہ جبلپور کے متعلق پرکاش کا تعصب

تعصب کو سب لوگ برا جانتے اور کہتے ہیں مگر کرتے بھی عموماً سارے ہیں۔ جبلپور کے مباحثہ کے متعلق مسافر کی کذب بیانی تو بھلا ایک وجہ معقول رکھتی تھی کہ اس کا اسٹاف وہاں سے ذلیل اور ہو کر آیا تھا۔ لاہور کے آریہ اخبار پرکاش کو کیا ہوا کہ وہ بھی قومی تعصب میں مسافر کا مقلد بن گیا۔

گذشتہ ہفتہ ہم نے بشیمہ رسالہ اصلاح کا ذکر کیا تھا کہ اس نے بھی اس مباحثہ میں اصولاً مسافر پر ہماری ڈگری کی ہے جس کو مسافر اپنی بے سمجھی سے اپنی تائید جان کر فخر سے نقل کرتا ہے۔ حالانکہ اصلاح نے صاف لکھا ہے کہ جو لوگ تحریری مباحثہ سے انکار کرتے ہیں ان کی نیت فاسد ہوتی ہے۔ تو صاف ظاہر ہے کہ مسافر تحریری مباحثہ سے ہمیشہ کے لئے فرار کرتا ہے باوجود اس کے پرکاش بھی مسافر سے اصلاح کی عبارت نقل کرتا ہے اور آخر میں نوٹ لکھتا ہے:-

اس سے بڑھکر صاف گوئی کیا ہو سکتی ہے مولوی ثناء اللہ کی حالت قابل رحم ہے جن کے خلاف خود ان کے مسلمان بھائی ہی فیصلہ دے رہے ہیں[1] (۲۲۔ اگست صفحہ)

ہم حیران ہیں کس طریق سے ان لوگوں کے تعصب کا علاج کریں۔ ناظرین غور کریں اصلاح کی عبارت مسافر خود نقل کرتا ہے جس میں یہ فقرہ بھی ملتا ہے:-

۳۱ مئی سے آج تک جتنے نمبر مسافر یا اہلحدیث کے نکلے ہیں ان سب میں یہی قصہ ہے اور ہر فریق اپنی فتح بتا رہا ہے جس سے کسی طرح اس کا تصفیہ نہیں ہو سکتا کہ آخر ہوا کیا؟ (مسافر ۱۳۔ اگست صفحہ کالم ۱)

یہ بھی لکھا ہے:-

دونوں داستان گو نے اپنی اپنی فتح کو خوب نمائشی الفاظ میں لکھا ہے جس سے ایک ناواقف تو نہیں پتہ لگا سکتا کہ آخر فتح کس کی ہوئی (مسافر مذکور صفحہ کالم ۲)

پرکاش کا ایڈیٹر ان حوالجات کو غور سے پڑھے اور نیم ودہرم سے کہے کہ ان حوالجات کا لکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ آریوں کی فتح ہوئی جو اپنا عندیہ دو مقام پر لکھ چکا ہے کہ ہمکو اس کا پتہ نہیں

[1] جیسے مباحثہ نگینہ میں سوامی درشنانند نے آریوں کے برخلاف فیصلہ دیا تھا (اہلحدیث)

(۷۴۲)

AsliAhleSunnet.com

لگ سکتا کہ فتح کس کی ہوئی۔

مزید تعجب یہ ہے کہ ایڈیٹر پرکاش نے اس نوٹ کے ساتھ ہی لکھا ہے:-

مولوی ثناء اللہ نے مولوی ابو رحمت کے فیصلہ پر تو چوں تک نہیں کی اب دیکھیں کچھ بولتے ہیں یا نہیں۔

ناظرین۔ غور کریں۔ ۲۰۔ اگست کے اہلحدیث میں مولوی ابو رحمت کا مفصل جواب ہے بھلا اس کی بابت تو ممکن ہے کہ ۲۲۔ اگست کا پرکاش لکھنے تک ۲۰۔ اگست کا اہلحدیث نہ پہنچا ہو کیا ۱۳۔ اگست کے اہلحدیث کے صفحہ ۳ کالم اول پر بھی ایڈیٹر پرکاش کی نظر نہ پڑی تھی جس میں صاف لکھا ہے کہ مولوی ابو رحمت کے فیصلہ مندرجہ مسافر کی تصدیق کرنے کو ہم نے خط لکھا ہے جواب آنے پر جواب دیا جائیگا کیا یہ جواب یا کم از کم جواب دینے پر آمادگی ہے یا نہیں پھر کس جرأت یا تعصب سے ایڈیٹر پرکاش لکھتا ہے کہ مولوی ابو رحمت کے فیصلہ پر چوں نہیں کی

ہائے تعصب! تیرا ستیاناس ہو ہم مدت سے اظہار کر رہے ہیں کہ مسافر محض جھوٹ لکھتا ہے وہ اپنی ذلت کی سیاہی کو دھونا چاہتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو ہماری طرح اعلان کرے کہ آئندہ کو اس قسم کا طویل مباحثہ یعنی وہ مباحثہ جس کا جلسہ خاص مباحثہ کی غرض سے ہو نہ کہ وہ مباحثات جو سالانہ جلسوں پر دھرم چرچہ یا رفع شکوک کے نام سے ہوتے ہیں بغیر تحریر کے ہم نہیں کیا کرینگے۔ پرکاش میں بھی انصاف ہوتا تو ہماری اس تجویز کی تائید کر کے مسافر پر زور دیتا کہ بیشک ایسے مباحثات میں تحریرات مصدقہ ہونی چاہئیں تاکہ وقت اور روپیہ ضائع نہ ہو۔ لیکن تعصب ایسی بری عادت ہے کہ انصاف پر ہمیشہ غالب رہتی ہے پرکاش نے اس بارے میں ایک لفظ نہیں لکھا۔

کیا پرکاش ہمکو بتلا سکتا ہے کہ مسافر نے جو رسالہ اس بحث کا شائع کیا ہے اُس کے پاس اس دعوے کا ثبوت ہے کہ یہ تحریر فریقین کی مصدقہ قابل اعتبار ہیں؟ بھلے آدمی! جب تم مباحثہ کو تحریری صورت میں شائع کر چکے ہو تو مباحثہ تحریری کرنے سے کیوں جی چراتے ہو؟ دال میں کالا نہیں تو کیا ہے؟

مسافر کی ایمانداری کا ایک اور ثبوت ہمنے بارہا لکھا ہے اور ایڈیٹر اصلاح اور دنیا کے کل اہل انصاف ہم سے اس بارے میں متفق ہیں کہ ایسے بڑے جلسوں کی کارروائی مصدقہ فریقین تحریر میں ضبط ہونی چاہیئے اس لئے ہم نے لکھا تھا:-

آئندہ کو ہم ایسے جلسوں میں خصوصاً مسافر سٹاف کے ساتھ بغیر تحریر کے ہم مباحثہ نہیں کرینگے۔ (اہلحدیث ۱۳۔ اگست صفحہ ۳)

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مسافر کی کذب بیانی سے امر واقع غیر حاضرین پر چونکہ مشتبہ ہو جاتا ہے اس لئے آئندہ ہم اشتباہ کو نہیں رکھیں گے بلکہ مطلع صاف دکھا دیں گے تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد؛

مسافر کو چونکہ حق و باطل میں اشتباہ ڈالنے کی کامل مشق ہے اس لئے ہماری اس صاف تحریر کا مطلب بھی بصورت دیگر اُس نے بتلایا چنانچہ لکھتا ہے:-

مولوی ثناء اللہ کی توبہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہمارے دل میں بڑی عزت ہے اور ہم انہیں آریہ سماج کا ایک شریف الطبع و باغیرت مخالف سمجھتے ہیں مولوی صاحب نے اپنے ان اوصاف کا سب سے اچھا و تازہ ثبوت یہ دیا ہے کہ آپ نے جبلپور کے عظیم الشان مباحثہ میں شکست کھا کر اب توبہ کر لی ہے کہ آپ مسافر سٹاف سے کبھی کسی میدان مناظرہ میں تقریری مباحثہ نہ کرینگے۔

(مسافر ۲۰۔ اگست صفحہ ۵ کالم ۲)

اہلحدیث مسافر کی رائے ہماری نسبت جو ہے وہ تو اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ ہماری رائے مسافر کی نسبت اس کے برعکس ہے۔ ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ مذہبی معاملات خصوصاً مباحثات میں جو کوئی دروغ گوئی کرے اور جس طریق سے دروغ گوئی کو گنجائش ہوئی ہو اُس طریق سے پرہیز نہ کرے وہ درصل مذہب کا پیرو نہیں بلکہ مذہب کی آڑ میں اپنا اُلو سیدھا کر کے مذہب کو بدنام کرتا ہے۔ مسافر کو ہم انہی لوگوں میں سے جانتے ہیں خدا اس کو ہدایت کرے۔ ایسا شخص جس سوسائٹی میں ہو اُس سوسائٹی کے لئے موجب ہتک ہے۔ خیر یہ تو مسافر کی بابت ہماری رائے ہے۔ اب ہم ناظرین خصوصاً مسافر کے بیجا اور متعصب حمائتیوں کے سامنے اپنی اور مسافر کی دونوں عبارتیں رکھکر پوچھتے ہیں کہ مسافر نے جس طریق سے ہماری توبہ لکھی ہے یہ توبہ ہمارے الفاظ میں ہماری ہتک ہے یا مسافر کی؟ بنیم دھرم سے کہنا!

سُنا ہے کسی بڑے حیادار آدمی کے سر پر پیپل پیڑ اُگا تھا اُس نے اس شرم کو اتارنے کیلئے یہ مشہور کیا کہ مزے سے سائے میں بیٹھا کرینگے یہی حال ہے مسافر کا۔ ہم تو اُس کی دروغ بافی اور دھوکہ دہی سے تنگ آ کر کہتے ہیں کہ آئندہ کو ہم طویل مباحثات تقریری نہ کرینگے کیونکہ مسافر کو دروغ گوئی کا موقع ملجاتا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مسافر اپنی قوت مذہبی پر بھروسہ کر کے ہم سے پہلے اعلان کرتا کہ ہم بھی مباحثہ تقریری نہ کرینگے بلکہ ہمیشہ تحریری کیا کرینگے کیونکہ مولوی ثناء اللہ اپنی شکست سے انکار کر جاتا ہے تحریر میں تو انکار نہ کریگا۔ بجائے اس کے ہمارے اعلان کو جو درصل مسافر کیلئے سخت ندامت اور ہتک ہے ہماری توبہ اور فرار قرار دیتا ہے سر پر پیڑ کیلئے اس سے زیادہ دلچسپ مثال کیا ہوگی

مسافر! سہ

نہ پہنچا ہے نہ پہنچیگا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ص ۲۷۸)

AsliAhleSunnet.com

کیا وید مکمل ہیں؟

علمائے آریہ سماج کی خدمت میں ایک ہزار سوال

حضرات جہاں آریہ سماج کے اور بہت سے دعوے ہیں مثلاً سلسلہ دنیا قدیم ہے روح اور مادہ بھی قدیم اور غیر مخلوق ہیں ایشور بغیر سزا و جزا کے ادنے سے ادنے گناہ بھی نہیں معاف کرتا۔ وغیرہ وغیرہ۔ وہاں یہ بھی دعوے ہے کہ اگر دنیا میں کوئی کتاب مکمل ہے تو وہ وید ہی ہیں۔ جہان کے سارے علوم و فنون نہیں نہیں دنیا کی ہر شے ہر مسئلہ انہی ویدوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ مذہبی باتوں کا تو کہنا ہی کیا۔ تمام جہان کے لوگ حیران ہیں کہ بھائی جب ایسا ہے کہ تمام علوم و فنون کے وید ہی منبع اور مخزن ہیں اور ہر بات معلوم بھی ہو گئی ہے تو پھر آج آریہ سماج کے بچے اور اس (مندرجہ بالا) دعوے کے مدعی ہمکو اسکولوں اور کالجوں میں کیوں غیر زبان پڑھتے ہیں جن کو یہ اپنے زعم باطل سے ملیچھ سمجھتے ہیں کیوں دن بدن ہوتے جاتے ہیں تمام دوسرے کاموں میں روپیہ اور عمریں صرف کرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں ہوتا کہ وہ روپیہ یہیں صرف کرکے اور وید علم پر غور و خوض کرکے کوئی مسئلہ دریافت کر لیا جائے یا کوئی نئی ایجاد کرکے اس کی رجسٹری کرالی جائے۔

جب دوسرے ملک والے کوئی ایجاد کرتے ہیں جن کے ہاں نہ وید کے عالم موجود نہ وید تو فوراً یہ سماجی دوست کہدیا کرتے ہیں کہ یہ تو ویدوں ہی سے ان لوگوں نے حاصل کیا ہے۔ اور وہاں ان دنوں ویدوں کا بہت چرچا ہے اور بڑے بڑے عالم ویدوں کے جاننے والے موجود ہیں اور جب ہم یہ سنکر ان عالموں کا ترجمہ ویدوں کا لیکر ان کے سامنے پیش کرتے ہیں تو جھٹ یہ کہدیتے ہیں کہ ان عالموں میں تو ایک خط بھی جو سنسکرت میں لکھا ہو سمجھنے کی لیاقت نہیں ان کا ترجمہ ویدوں کا کیونکر درست اور صحیح ہو سکتا ہے فیا للعجب۔ علوم و فنون تو ویدوں سے یہ عالم اخذ کرلیں اور چٹھی نہ پڑھ سکیں۔ بڑے ہی خوش قسمت ہیں خدا کرے ہمیشہ ایسے ہی ہو۔

ان مسئلوں پر بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ اس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے کیا اس کو خدا نے چلایا ہے یا خود بخود چلا آ رہا ہے۔ روح اور مادہ میں خود ملنے کی طاقت ہے یا خدا اسکے ملانے سے ملے ہیں؟ سب مادے خاصیت میں یکساں ہیں یا مختلف۔ اگر یکساں ہیں تو خاصیت خدا پیدا کرتا ہے یا نہیں۔ اگر خدا خاصیت پیدا کرتا ہے تو وہی خدا مادہ کو پیدا کرنے سے کیوں عاجز ہے؟

ان سوالوں کا جواب نہ ملا اور نہ ملنے کی امید ہے! لہذا ہم ان کو چھوڑ کر اور آریہ سماج کے اس دعوے کو مان کر کہ وید ہی ہر مسئلہ اور علوم کا سرچشمہ ہیں ایک ہزار سوال مذہبی رنگ سے تعلق رکھنے والے آریہ سماج کے عالموں کے سامنے پیش کرتے ہیں امید ہے کہ کوئی صاحب تیار ہونگے اور ہمکو اپنے وید سے ان سوالوں کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔ جواب صرف ہاں یا نہیں میں ہو تب بھی ہمیں منظور ہے مگر جس منتر کی رو سے ہاں یا نہیں جواب ہو اُس کا ترجمہ سلیس اردو میں ضرور درج ہو اور جب کوئی وید منتر نہ ملے اور غالباً ایسا ہی ہوگا بھی۔ تو ایسی حالت میں دوسری کتاب سے جس کو آریہ سماج اپنی کتاب تسلیم کرتی ہو اتنا لکھدے کہ سوال کے جواب کیلئے کوئی وید منتر نہیں ہے۔ ہم عموماً آریہ سماج کے ہر ممبر سے اور خصوصاً ایڈیٹران رسالہ ارجن۔ آریہ گزٹ لاہور اور مسافر آگرہ سے امید کرتے ہیں کہ وہ فوراً ان سوالوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے! اگر ان سوالوں کو اخبار میں پڑھکر خاموشی اختیار کیگئی اور جواب نہ دیا گیا تو خیال کیا جائیگا کہ وید ان سوالوں کے جواب سے عاری ہیں۔ یا آریہ سماج کو حق کے دریافت کرنے سے گریز ہے کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ اگر آریہ سماج نے اپنی کتاب وید سے ان سوالوں کا جواب دیا تو ایسی حالت میں بہت کچھ حق ظاہر ہوگا اور ظلمت دور ہو جائے گی۔

خدا کرے آریہ سماج اس طرف خیال کرے گو ہمیں امید بہت کم ہے کیونکہ ان سوالوں سے آریوں کے گریز کے راستے بند ہوتے ہیں۔

میرے ایک ہزار سوال مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) کیا کچھ پاپ رہتے ہوئے بھی خواہ وے کتنے ہی کم ہوں مکتی ممکن ہے؟

(۲) کیا ایک جنم کی نیکیوں اور برائیوں کو الگ الگ جوڑ کر بعد منہائی کے دوسرا جنم ملتا ہے یا ہر ایک کا بدلہ الگ الگ دیا جاتا ہے۔

(۳) کیا کوئی رشی منی ایسا بھی گذرا ہے جس سے ایک گناہ بھی سرزد نہ ہوا ہو۔ اگر ہوا ہے تو ایک ایسے رشی کا نام بتلائیں جس کی زندگی پر تاریخ سے روشنی پڑ سکے۔

(۴) ابتدائے سرشٹی میں جو لوگ پیدا ہوتے ہیں اُن میں مکتی شدہ اور غیر مکتی شدہ سب رہتے ہیں یا صرف مکتی شدہ ہی رہتے ہیں؟

(۵) کیا مکتی سرشٹی کے خاتمہ ہی پر ہوتی ہے یا درمیان میں بھی؟

(۶) جن لوگوں کی مکتی درمیان میں ہوتی ہے ان کی پیدائش مثل ابتدا سرشٹی کے ہوتی ہے یا والدین سے ہوتی ہے؟

(۷) کیا جن لوگوں کی مکتی سرشٹی کے درمیان میں ہوتی ہے اُن کے اتنے گناہ ایشور رکھتے ہوئے مکتی کرتا ہے جتنی تکلیف ماں کے پیٹ میں رہنے اور پیدا ہو کر جوان ہونے میں ہوتی ہے۔

(۸) مکت شدہ جیو جو اول اول دنیا میں آتے ہیں وہ کس صورت۔ شکل۔ رنگ۔ قد۔ حالت وغیرہ وغیرہ میں ہوتے ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

(۹) سرشٹی کے خاتمہ پر چار ارب ۳۲ کروڑ سال تک غیر مکتی پاپ جیو جنم نہیں پاتے اس سے ایشور منصف ٹھیرتا ہے یا نہیں۔ کیا اتنے ہی دنوں تک یہ جیو جو حالت سرشٹی میں جون چھوڑتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔

(۱۰) وید اپنے معترضین کے جواب آپ دیتا ہے یا نہیں۔

(۱۱) چکرورتی راجہ سے تمہاری کیا مراد ہے۔؟ پرتھوی راج اور راجہ دسرتھ چکرورتی راجہ تھے یا نہیں۔ اگر نہیں تو چند چکرورتی راجوں کے نام بتلائے اور یہ بھی بتلایئے کہ راون لنکا کا راجہ خراج ادا کرتا تھا یا نہیں۔

(۱۲) لنکا کا راجہ راون خود گوشت وغیرہ کھاتا تھا یا اُس کی کل رعیت!

(۱۳) جب مہابھارت تک دنیا کے تمام لوگوں کا ویدوں ہی پر عمل تھا اور سب دنیا آریہ ہی تھی تو موتیں اور لاشیں ۶ ہزار سال کی بجائے اب سے بھی پرانی کہاں سے نکلتی ہیں۔ کیا یہ رسمیں اس وقت جاری تھیں؟

(۱۴) کیا مسلمانوں نے تمام دنیا فتح کی تھی! اگر نہیں تو وید اور دیگر آریوں کی کتابیں وہاں سے کیا ہوئیں۔

(۱۵) میعاد مقررہ سے قبل ایک جیو دوسری جون میں جا سکتا ہے یا نہیں جس طرح قیدی خود بھاگ جاتا ہے یا اس کو کوئی زبردستی جیل سے نکال سکتا ہے اس طرح ہر قیدی کی سزا زیادہ مقرر ہوتی ہے جیو کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے یا نہیں

(۱۶) اہنسا پرمو دھرم سے کیا مراد ہے۔ کیا جانوروں کا مارنا بھی اس میں آتا ہے اور کسی آزاد کو قید کرنا یا کسی اور قسم کی بے رحمی اس سے باہر ہے۔

(۱۷) کیا آریہ سماج چند ایسے لوگوں کا نام بتا سکتا ہے جو کرم کے ساتھ شودر سے برہمن بنے ہوں اور ان کے ساتھ سب سلوک مساوی ہوئے ہوں۔

(۱۸) سوامی جی کے وقت سے ویدوں کا بہت پرچار ہے۔ مگر کیا اس وقت تمام دنیا میں ایک لاکھ حافظ ویدوں کے موجود ہیں۔ اگر نہیں تو صرف دکن میں ایسا کہنے والا سچا یا جھوٹا!

(۱۹) مسلمان بھی اپنی تعلیم سے گرے ہیں مگر پھر بھی کیا آریہ سماج اُن کے برابر برتاؤ اور حقوق ان لوگوں کو دے سکتا ہے جو دوسرے مذہب سے شامل ہوتے ہیں۔

(۲۰) صرف ایک کرہ کے پھرنے سے نظام شمسی پر اثر پڑیگا یا نہیں۔

(۲۱) ایک کرہ کا آدمی دوسرے کرہ میں جنم لیگا یا نہیں۔

(۲۲) بیج کے اندر جان (جیو) ہے یا نہیں۔ کیا انڈے کے اندر ہے؟

(۲۳) جون سے الگ ہو کر زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم کتنے روز تک جیو فضا میں رہتا ہے۔

(۲۴) ایک جون سے الگ ہو کر جب تک دوسری جون سے تعلق پیدا نہیں کرتا۔ اس وقت تک یہ جیو مادہ کے ساتھ رہتا ہے یا مجرد! اور دکھ یا سکھ محسوس کرتا ہے یا نہیں۔

(۲۵) مکتی کی حالت میں جیو مادہ کے ساتھ رہتا ہے یا مجرد۔ اور یہ سکھ بھوگتا ہے یا نہیں۔ اگر سکھ بھوگ سکتا ہے تو دکھ کیوں نہیں بھوگتا۔

(۲۶) یہ چار وید جو ہمارے سامنے ہیں جن میں ایشور کا گیان موجود ہے۔ اس کے سوا اور بھی گیان ایشور کے پاس باقی ہے یا نہیں۔

(۲۷) کیا یہی وید اور کروں میں بھی موجود ہیں اور کیا نئی سرشٹی میں ویدوں کی ترتیب مضامین یہی رہتی ہے جو اس وقت ہے۔

(۲۸) حالت نادانستگی میں زید نے ایک شخص کی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹ کر مکان سے باہر کیا۔ اس کام کے بعد فوراً ہی مکان گر پڑا۔ تو یہ کام زید کا نیکی میں شمار ہوگا یا برائی میں؟

(۲۹) کیا مودہ اور خون ایک ہی ہیں؟

(۳۰) کیا کل مادے خواص میں ایک ہی ہیں؟

(۳۱) جیو اور مادے میں تنہا کام کرنے اور ایک دوسرے سے ملنے کی یا اپنی اور دوسرے کی ہستی معلوم کرنے کی طاقت ہے یا نہیں۔

(۳۲) جیو اپنے کل گزشتہ جنم کا نتیجہ موجودہ جون میں پالیتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کتنی مرتبہ کے جنم میں سلسلہ ختم ہوتا ہے۔

(۳۳) خدا ایک سال کے لئے بکری کسی جیو کو بنا دے تو اس بکری کو کوئی آدمی ۶ ماہ پر مار سکتا ہے یا نہیں اور مارنے سے یہ بکری مریگی یا نہیں۔ انسان کا یہ فعل (بکری مارنا) خدا کی مرضی سے ہوگا یا اُس کے خلاف اور اگر خلاف ہے تو غالب کون ہوا۔ بکری کو بعد مرنے کے بکری کی جون ملیگی یا بکری سے بھی۔ اگر اچھی جون ملیگی تو اُس کے مارنے والے کو کیا اس کی عوض میں ملیگا؟

(۳۴) آریہ سماج کا عقیدہ کہ خدا ہر جگہ ہے اس سے کیا مراد ہے۔ کیا جس طرح ہوا اور بجلی ہر جگہ ہیں اسی طرح خدا ہے؟

(۳۵) ایشور جانتا ہے یا نہیں کہ اس کے قبضہ میں کتنی روحیں ہیں؟

(۳۶) کیا چیونٹی۔ مچھر۔ ہاتھی۔ مولی۔ گاجر۔ گائے۔ اور انسان امیر غریب بادشاہ سب کی روحیں برابر ہیں۔ سب کے مارنے سے یکساں گناہ ہوتا ہے! انسان اور گائے میں کون فضل ہے جس کو کس پر قربان کر سکتے ہیں۔

(۳۷) کیا سوامی دیانند مکتی یافتہ جیو تھے۔ کیا زندگی میں اُن کے کام ایسے تھے جو قابل مکتی ہوں۔

(۳۸) ایک ڈکشنری (لغت) میں تمام الفاظ موجود ہیں۔ کیا ہم ہر کتاب کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ لغت سے بنی ہے۔ یعنی سب کتابوں کی سرچشمہ لغت ہے؟

(۳۹) کیا جب آریہ ورت سے دوسرے ملکوں میں لوگ گئے تو چاروں وید اپنے ساتھ لیگئے! اگر لیگئے تو زبانی یا تحریری؟

(۴۰) ہر رشی ہی وید کو جانتا تھا جو اس پر اترا یا اسکو دوسروں سے پڑھا اور وید رفتہ رفتہ اُترے۔ یا سب اُسی روز جس روز رشی پیدا ہوئے اُترے۔

(۵۷۶)

AsliAhleSunnet.com

(۴۱) جب وید سوت پرمان ہیں تو اس کے معنے دوسری کتابوں سے کیوں کرتے ہیں۔

(۴۲) خوراک۔ خیالات۔ مناظر وغیرہ کا اثر بناوٹ پر پڑتا ہے یا نہیں جب بچہ پیٹ میں رہتا ہے۔

(۴۳) مجرد جیو سکھ اور دکھ بھوگتا ہے یا نہیں۔ اگر سکھ بھوگتا ہے تو دکھ کیوں نہیں بھوگتا۔

(۴۴) بغیر کرموں کے جیو جنم پا سکتا ہے یا نہیں۔ اور کرم بغیر جنم کے ہو سکتے ہیں یا نہیں۔

(۴۵) کیا رسم ستی مسلمانوں سے قبل ہندوستان میں جاری نہ تھی۔

(۴۶) مہابھارت کے بعد اور ملکوں میں سب لوگ بگڑ گئے اور ایک بھی ویدی نہ رہا اس کی وجہ کیا ہے؟

(۴۷) کیا شدھی اور پرائشچت ایک ہی ہیں؟ (۶۶۷)

(۴۸) رام تیرتھ اور پربودیکا نند کی تعلیم ویدوں کے مطابق ہے یا خلاف؟

(۴۹) رامچندر بیوی کے لئے لڑے یا فائدہ رسانی خلق کے لئے؟

(۵۰) کپل رشی مانتے ہیں کہ وید کی زبان ایشوری نہیں صرف گیان ایشوری ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے؟

(۵۱) چار رشیوں کے علاوہ اور جو لوگ ابتدا میں پیدا ہوئے وہ مثل بچوں۔ جوانوں یا بوڑھوں کے دماغ رکھتے تھے یا بڑے پڑھائے گئے۔ رشیوں نے اُن کو کس طرح تعلیم دی جس طرح اب ہوتی ہے اس طرح یا مثل طوطوں کے منتر کے منتر رٹا دئے اور خود یہ چاروں رشی اس قدر جانکر تھے یا نہیں جس قدر بعد کے رشی جاننے والے ہوئے؟

(۵۲) انادی زمانہ سے کیا مراد ہے آیا یہ کہ ہم اس زمانے کا پتہ نہیں لگا سکتے۔

(۵۳) پیدا ہونے کے لئے کرم اور کرموں کے لئے جنم ضروری ہے دور ہے یا نہیں۔

(۵۴) زمانہ مکتی کے ختم ہونے پر خدا کیوں نکالتا ہے اور یہ نکالنا ظلم ہے یا نہیں۔ یا جیو خود ہی مکتی سے چلا آتا ہے۔

(۵۵) چار رشیوں پہ جو چار وید بڑے چھوٹے نازل ہوئے یہ اُن کے کرموں کی وجہ سے کئے یا خدا نے اپنی مہربانی سے لوگوں کی ہدایت کے لئے الگ الگ چاروں مضمون نازل کئے۔ اگر کرموں سے ایسا ہوا تو کیا ایک ہی سے کرم ہونے سے ایک ہی وید ہوتا۔

(۵۶) ویدوں میں پورا قاعدہ یگ و سندھیا اور یوگ کا درج ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کیا قاعدہ لکھا ہے ہر ایک الگ الگ بیان کیجئے۔

(۵۷) ویدوں میں کوئی ترکیب ایسی لکھی ہے یا نہیں جس سے اس زمین سے جو ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہے ہوئیل کا کام لے سکیں۔

(۵۸) کیا ہر شے جلنے کے بعد وہی شے بنی رہتی ہے یعنی گھی بلکہ گھی ہی رہتا ہے۔

(۵۹) نطفہ کے ذریعہ جیو رحم میں آتا ہے یا جسم بننے کے بعد۔ اگر بعد کو آتا ہے تو کتنے دنوں میں؟

(۶۰) برہمن اور گائے کیا مساوی درجہ رکھتے ہیں چمار اور گائے میں کون بزرگ ہے۔

(۶۱) جب دوسرے ملکوں۔ جرمنی آسٹریا وغیرہ میں ویدوں کے عالم زیادہ ہیں اور زبردست ہیں تو پھر ویدوں کے معنے کی تصدیق آریہ ورت کے عالموں سے کیوں کی جاتی ہے؟

(۶۲) جب رگوید سب سے پرانی کتاب ہے تو یجروید وغیرہ وید بعد کے ہونگے۔

(۶۳) سورج سے جو روشنی آتی ہے اُس سے ان میں کمی آتی ہے یا نہیں!

(۶۴) جب ہَوَن محض ہوا صاف کرنے کی ترکیب ہے تو پھر عورتیں کھانا پکاتے وقت کیوں نہیں منتر پڑھتیں اور مصالح جھونکے جاتی ہیں۔

(۶۵) ویدوں میں جو لفظ آریہ آیا ہے وہ نیک اوصاف رکھنے والوں کو کہا ہے یا اُن لوگوں کو جو آریہ ورت میں موجود تھے۔ خواہ نیک ہوں یا بد؟

(۶۶) جب دوسری شادی عورتوں کی منع ہے اور نیوگ جائز ہے تو لوگ نیوگ کا اشتہار بجائے شادی کے کیوں نہیں دیتے۔

(۶۷) پرلے کی حالت میں مکتی شدہ اور غیر مکتی شدہ جیو ایک ہی حالت میں رہتے ہیں یا مختلف حالتوں میں؟

(۶۸) خدا کا رحم انسان سے زیادہ ہے یا کم؟

(۶۹) شیر وغیرہ جو گائے بکری کا شکار کرتے ہیں اس سے شکار کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں۔ اور کیا یہ تکلیف اُن کو اپنے کرموں کی وجہ سے ملتی ہے اور کیا یہ شیر وغیرہ جانکر مارتے ہیں کہ اب وقت آگیا اور ہم اس کی جون بدل دیں۔

(۷۰) جن لوگوں کے پاس وید نہیں پہنچا اُن کا حشر کیا ہوگا؟

(۷۱) اگر ہوا کا پرلے ہو تو زمین کا اور جانداروں کا پرلے ہوگا یا نہیں؟

(۷۲) ہر منتر پر رشیوں کے نام الگ الگ کیوں لکھے ہیں۔ کیا اس لئے کہ اس سے قبل اس سے اچھے معنی اس منتر کے نہیں بیان ہوئے۔

(۷۳) مذہب کا تعلق زیادہ عقیدہ پر ہونا چاہئے یا عقل پر؟

(۷۴) روح کی کیا تعریف ہے۔ اور کیا روح ہی کی وجہ سے ہم حرکت کرتے ہیں یہ کہاں رہتی ہے مادہ کے بغیر یہ مجرد قائم رہتی ہے یا نہیں۔

(۷۵) دعا سے آریوں کو کیا فائدہ ہوتا ہے۔

(۷۶) ویدوں میں ہر شے کے ملنے کے لئے دعائیں مانگی ہیں مگر کیا کہیں ایسا بھی لکھا ہے کہ دعا مانگو ہم دینگے۔

(۷۷) کیا ہماری تمام صفات دیکھنا۔ سننا وغیرہ خدا کی مانند ہیں یا فرق ہے اگر ہے تو کیا؟

(۷۸) تمام روحیں اور مادے کسی وقت ایک دوسرے سے الگ تھے یا نہیں۔ اگر تھے تو خود ملے یا خدا نے ملایا۔ اور کیا پرلے اور مکتی میں ایک ہی حالت میں رہتے ہیں۔ اگر نہیں تو دونوں کی حالتیں کیا ہوتی ہیں۔ (عبدالمجید از خانپور) (باقی باقی)

AsliAhleSunnet.com

مباحثہ دیوریہ، نگینہ و جبلپور

اور

مولوی ابو رحمت کا ظہور

حال میں جو مباحثہ مابین اہل اسلام اور آریہ سماج جبل پور میں ہوا ہے اُس کے متعلق مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی نے بھی آریوں کو ڈگری دی ہے ظاہر کیا ہے کہ اِس مباحثہ میں فتح آریوں کی ہوئی ہے۔ مولوی ثناءاللہ صاحب سے آریہ مناظرین کے اعتراضات کے جوابات نہیں ہوسکے وغیر ذالک۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی صاحب مذکور نے ایسا کیوں کیا؟ آیا مولوی صاحب کی یہ تحریر از راہ شہادت صداقت اور راستی پر مبنی ہے یا کسی ذاتی کاوش رنج اور عداوت پر۔ مولوی ثناءاللہ صاحب نے ۸ شوال کے پرچہ اہلحدیث میں ثابت کر دیا ہے کہ درحقیقت یہ تحریر ذاتی رنج و عداوت پر مبنی ہے۔ میرا بھی ایسا ہی خیال ہے کیوں! یونہی؟ نہیں نہیں۔ سُنئے۔ بچند وجوہ۔

اوّل جس شخص نے مولوی ثناءاللہ صاحب کی تحریر نہ دیکھی ہو تقریر نہ سُنی ہو یا کم از کم ...... مناظرہ نہ دیکھا ہو وہ شائد ایسی لایعنی تحریر کو صداقت پر مبنی سمجھ لے تو سمجھ لے۔ بندہ نے نہ صرف تحریر دیکھی بلکہ سیکڑوں مرتبہ تقریر سُنی۔ نگینہ میں مناظرہ بچشم خود دیکھا بلکہ مناظرہ پر رائے زنی بھی کی جو مناظرہ نگینہ کے ساتھ مطبوعہ موجود بھی ہے۔ مولوی صاحب کی تحریر اعلےٰ درجہ کی تقریر لاثانی۔ وقت مناظرہ تو گویا الہام ہی ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش متعلق اسلام کا جواب آنجناب نے تحریر کیا جس کی تعریف مولوی ابو رحمت نے بھی بارہا کی۔ دیانند کا کون اعتراض تھا جس کا مولوی صاحب نے دنداں شکن اور معقول جواب نہ دیا ہو۔ پھر ترک اسلام اور تہذیب الاسلام و نخل اسلام وغیرہ کے جوابات مولوی صاحب موصوف نے دیئے ماشاءاللہ آپ ہی کا حصہ تھا۔ آخر دھرمپال، دھرمپال سے غازی محمود کیوں ہوگئے! انہی معقول جوابات کی بدولت۔ ستیارتھ پرکاش سے لیکر نخل اسلام تک کون اعتراض تھا جو کرنے سے رہگیا ہو! کوئی نہیں۔ پھر وہ کون نئے اعتراض تھے جن کے جوابات جبل پور میں نہ ہوسکے۔ نگینہ میں بھی دو یا تین روز صرف زبانی مباحثہ ہوا تھا۔ زبانی مباحثہ میں چونکہ ہر قسم کی تقریر کا حتی الامکان موقع ہوتا ہے اس لئے آریہ مناظر یعنی ماسٹر آتما رام نے ایک ایک تقریر میں بلا مبالغہ سیکڑوں اعتراض کرنا شروع کئے۔ مگر واہ سبحان اللہ مولوی ثناءاللہ صاحب بھی نہایت ہمت و استقلال سے ہر ایک اعتراض کا نہایت عمدہ اور دنداں شکن جواب دیتے رہے۔ پھر بھلا میں یا میری طرح اور بھی جو لوگ واقف حال ہیں وہ کس طرح باور کر سکتے ہیں کہ جبلپور کے مباحثہ میں مولوی ثناءاللہ صاحب بند ہوگئے۔ بالکل غلط، لغو، افترا، مولوی ابو رحمت کی تحریر یقیناً ذاتی رنج و عداوت پر مبنی ہے۔ مزید ثبوت کے واسطے دیگر وجوہ ملاحظہ ہوں۔

دوم۔ آپ جانتے ہیں کہ بعض اپنے ہم پیشہ کو جبکہ وہ خصوصاً اپنے سے اچھے حال میں ہو ٹھنڈے دل سے نہیں دیکھ سکتے ہیں بلکہ ہمیشہ اس کی ترقی اور بہتری دیکھ دیکھکر آتش بغض و حسد میں جلا کرتے ہیں۔ بعینہ یہی حالت مولوی ابو رحمت کی ہے۔ مولوی ابو رحمت صاحب عرصہ سے بحث مباحثہ کر رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی تائید میں، بجواب تکذیب براہین احمدیہ وغیرہ کتب لیکھرام۔ تہذیب المکذبین وید و قرآن کا مقابلہ وغیرہ کتابیں آپ نے لکھیں۔ مگر باوجود پرانے اور کہنہ مشق واعظ و مناظر بلکہ ماہر وید و شاستر ہونے کے مولوی ثناءاللہ کے مقابلہ میں آپ کی قدر و منزلت اتنی بھی نہیں ہے جیسے دال میں نمک۔ واللہ میں سچ عرض کر رہا ہوں۔ میں جہاں کہیں گیا میں نے کسی سے مولوی ابو رحمت کی تعریف نہیں سُنی۔ یہی ہمارے شیر پنجاب مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب (مولوی فاضل) مُترک اسلام ہیں کہ باوجودیکہ مولانا صاحب طبقہ اہلحدیث سے ہیں لیکن ہم (احناف) بھی ایک خاص وقعت و عزت سے دیکھتے اور اپنے جلسوں میں بلاتے ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ لوگ جانتے ہیں کہ مولانا صاحب ہمارے خیالات اور بدعات کی تردید کرتے اور اُن کو بُرا کہتے ہیں مگر پھر بھی اپنے جلسوں میں بُلانے سے باز نہیں آتے۔ سچ ہے کہ "این سعادت بزور بازو نیست"

میرے یہاں ہردوئی کے سالانہ جلسہ پر گویا مولانا صاحب کا تشریف لانا رجسٹرڈ ہوگیا ہے گو ابتدا میں بعض لوگ مخالفت کیا کرتے تھے۔ مگر اب تو مولانا موصوف کی خوبیوں نے ہر برنا و پیر پر وہ اثر کیا ہے کہ سبحان اللہ کوئی مخالف رائے نظر ہی نہیں آتا۔ مولوی ابو رحمت کی بابت ملاحظہ ہو باوجودیکہ ہردوئی میں مکان بنا لیا ہے مگر ہردوئی والے جلسہ کے موقع پر جھوٹ موٹ بھی نہیں پوچھتے بلکہ علاوہ جلسہ کے دیگر ایام میں بھی حضرت کا وعظ کہنا پسند نہیں کرتے۔ غور فرمائیے:۔ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسر پنجاب سے ہردوئی بصد اصرار بُلائے جائیں۔ اور مولوی ابو رحمت صاحب ہردوئی میں موجود ہوں آنکی بات بھی نہ پوچھی جائے سچ

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

(باقی باقی)

(احمد عبداللہ از ہردوئی)

پریس

کی بعض مشکلات کے سبب گذشتہ ہفتہ کا اخبار تیار نہ ہوسکا۔ اس لئے دونوں ہفتوں کا پرچہ اکٹھا ارسال خدمت ہے۔

مینجر

(۸۷۶)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۷۔ اگست سے ۲۹۔ اگست تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں اُن کا خلاصہ یہ ہے:۔

اس ہفتہ جرمن آبدوز کشتیوں نے متعدد تجارتی جہاز غرق کئے جن میں سے جہاز عربک بہت بڑا جہاز تھا۔

انگریزی اور فرانسیسی آبدوز کشتیوں نے دو تین ترکی بار برداری کے جہاز بحیرہ مارمورا میں غرق کئے۔

روسی کہتے ہیں کہ اُنہوں نے بحیرۂ اسود میں ترکی بار برداری کے ایک سو جہاز غرق کئے۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ اُن کی دو تباہ کن کشتیوں نے ایک جرمن تباہ کن کشتی کو غرق کر دیا ہے۔

انگریزی جنگی جہازوں نے ہیلی گولینڈ کے کارخانہ آبدوزوں اور بندرگاہ پر سخت گولہ باری کر کے اُسے تباہ کر دیا۔

ایک بڑا جرمن بیڑا خلیج ریگا میں گھس گیا تھا لیکن روسی بیڑے نے اُسے سخت نقصان پہنچایا۔

بقول روسیوں کے اُنہوں نے جرمنوں کے ۸ تباہ کن جہاز دو کروزر جنگی جہاز اور ایک ڈریڈ ناٹ قسم کا جنگی جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

اس کے بعد جرمن بیڑہ واپس چلا آیا۔

ایک انگریزی آبدوز کشتی ڈنمارک کے علاقہ میں خشکی پر چڑھ گئی تھی جس پر جرمن تباہ کن کشتیوں نے حملہ کر کے اُس کے ۱۴ آدمیوں کو مار ڈالا۔

گورنمنٹ ڈنمارک نے اس پر گورنمنٹ جرمن پر اعتراض کیا کہ اُس نے ڈنمارک کی غیر جانبداری کا احترام نہیں کیا۔

گورنمنٹ جرمنی نے گورنمنٹ ڈنمارک سے معافی مانگ لی اور کہا آئندہ غیر جانبدار ممالک کا احترام کیا جائیگا۔

جرمن آبدوز کشتیوں نے سلطنت سپین کا ایک تجارتی جہاز غرق کر دیا تھا۔ جس پر سپین نے اعتراض کیا تو گورنمنٹ جرمنی نے اس کا معاوضہ ادا کرنا قبول کر لیا۔

جرمنی کی تین آبدوز کشتیوں پر بحیرہ بالٹک میں انگریزی اور روسی آبدوز کشتیوں نے تارپیڈو پھینکے۔

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی کو غرق کر دیا۔

ایک انگریزی ہوائی جہاز نے ایک ترکی جہاز بار برداری کو غرق کر دیا۔

اطالوی ہوائی جہازوں نے گوریزیا (علاقہ آسٹریا) پر اور آسٹروی ہوائی جہازوں نے اوڈائن (علاقہ اٹلی) پر بم گرائے۔

جزیرہ نمائے گیلی پولی میں ترکی اور انگریزی فوجوں میں خونریز جنگ جاری ہے۔

اٹلی نے ترکی کے خلاف بھی اعلان جنگ کر دیا ہے اور وجہ یہ بیان کی ہے کہ ترکوں نے طرابلس میں عربوں کو اٹلی کے خلاف مدد دی نیز اپنے ملک سے اطالویوں کو باہر جانے سے روک دیا۔

مشرقی میدان جنگ میں لڑائی برابر جاری ہے۔ جرمنوں نے نوو جارجیوسک، لومزا، کو دلنو اور ادسوویز پر قبضہ کر لیا ہے۔

ریگا کے علاقہ میں حالت غیر مبدل ہے

فرانس کے ۶۲ ہوائی جہازوں نے جرمنی کے سامان بارود کے ایک کارخانہ پر ۱۵۰ بم گرائے۔

آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر اٹلی والوں نے آسٹریا کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا اور آسٹرویوں کے حملے پسپا کئے۔

مغربی میدان جنگ میں غیر فیصلہ جنگ ہوتی رہی۔ جرمن فرانسیسیوں کی جارحانہ کارروائی کو روکنے کے لئے سخت کوشش کر رہے ہیں۔

جرمنی ٹرکی کو سامان جنگ جانے دینے کے سوال پر رومانیہ کو الٹی میٹم دینے والا ہے۔

جرمنی ایک نئے قرضہ کا اعلان کرنے والا ہے۔

جرمنی میں سپاہیوں کی قلت کے سبب ناقابل بھرتی آدمیوں کو بھی بھرتی کرنے کا مسودہ پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا ہے۔

جرمن آبدوز کشتی نے ایک جہاز موسومہ عربک کو غرق کر دیا ہے۔ جس پر امریکن مسافر بھی سوار تھے جو جہاز کے ساتھ ہی غرق ہو گئے ہیں۔ امریکہ اور جرمنی میں سخت کشیدگی ہو گئی ہے۔

جرمنی کے کئی اضلاع میں ہیضہ پھیل رہا ہے۔

روسی سامان حرب کی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ گولوں کی قلت بالکل دور ہو گئی ہے۔

اخبار ٹائمز لندن کو پیکن (چین) سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ پیکن (چین) میں اس قسم کی ایک تحریک شروع کرائی گئی ہے کہ ملک میں لوگوں کی رائے دریافت کی جائے کہ کیا یوآن شی کائی کو کوئی بادشاہ تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے یا اس کے بادشاہ بنانے کے متعلق ملک کو تیار کیا جائیگا۔

فہرست مضامین از صفحہ ۱۷ تا صفحہ ۲۸

ہوشیار سنیت گواہ چست (مولوی ابورحمت حسن کی غلط بیانیاں)	۱۷
مذاکرہ علمیہ بابت اجماع	۱۸
قادیانی مشن (گل دیگر شگفت)	۲۲
مباحثہ جبلپور کے متعلق پرکاش کا تعصب	۲۲
کیا وید مکمل ہیں؟ (عملی آریہ سماج کیمنہ متعلق اکبری سوال)	۲۴
مباحثہ دیوریہ۔ نگینہ و جبلپور اور مولوی ابورحمت کا ظہور	۲۷
انتخاب الاخبار	۲۸

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں سردار کرم سنگھ پرنٹر کے اہتمام سے مولوی ثناء اللہ صاحب پبلشر نے چھپوا کر امرتسر سے شائع کیا۔

AsliAhleSunnet.com